عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد:۳۲ ۱۰تا۱۷رجمادی الاولیٰ ۱۴۳۴ھ مطابق ۲۳تا۳۱ر مارچ ۲۰۱۳ء شمارہ:۱۲

قانون توہینِ رسالت کو چھیڑا گیا تو...

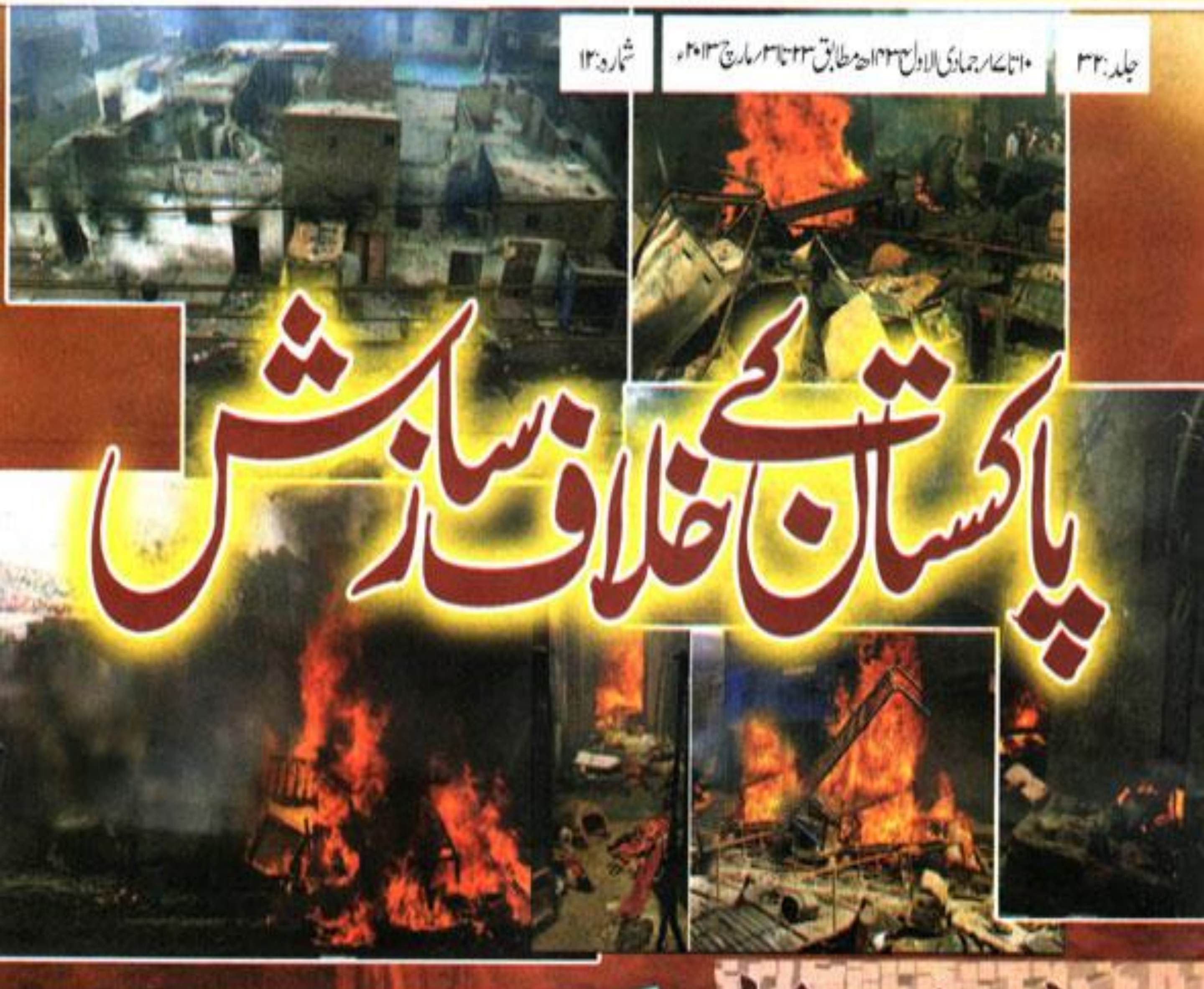

پاکستان کے خلاف سازش

قنوتِ نازلہ اور ادائیگی کا طریقہ

مجازی نبوت کا تارِ عنکبوت

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

شادی کی رسومات

محمد زبیر جالندھری، کراچی

س:......کیا رخصتی کے وقت دلہن کے سر پر سے چاول پھینکنا درست ہے؟ کیونکہ عیسائیوں کے یہاں ایسا ہوتا ہے۔ اگر مسلمان بھی ایسی رسمیں کرنے لگیں تو کیا ان کا ایمان باقی رہتا ہے؟

ج:...... چاول پھینکنے کی رسم جیسا کہ آپ نے لکھا کہ عیسائیوں کی ہوتی ہے تو پھر مسلمانوں کے لئے اس رسم کو اپنانے کی کہاں گنجائش ہوسکتی ہے، جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”من تشبہ بقوم فھو منھم“ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیروں کے طریقے اپنانے سے بھی منع فرمایا ہے۔ اس لئے کھانا پینا، پہننا اوڑھنا، شادی بیاہ ہر معاملے میں ایک مسلمان کو غیروں کے طرزِ عمل اور ان کی رسومات سے بچنا چاہئے۔

احرام کہاں سے باندھا جائے؟

س:......کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ کراچی سے عمرہ پر جانے والا احرام کہاں سے باندھے؟ کراچی سے ہی باندھے یا پھر جدہ جا کر اور اگر براہِ راست فلائٹ نہ ہو، دبئی وغیرہ سے ہوتی ہوئی اور STAY کرتے ہوئے جائے تو ایسی صورت میں احرام کہاں سے باندھے؟

ج:......کراچی یا کسی دوسرے شہر سے عمرہ یا حج پر جانے والے اگر جدہ جارہے ہوں تو احرام میقات آنے سے پہلے ہی باندھنا ضروری ہے اور جدہ میقات گزرنے کے بعد آتا ہے، اس لئے یہ لوگ اپنے شہر سے ہی احرام باندھ لیں اور اگر فلائٹ پہلے دبئی جارہی ہو اور بعد میں جدہ جائے تو پھر دبئی سے بھی احرام باندھا جاسکتا ہے، مگر بہتر یہی ہے کہ اپنے شہر سے ہی احرام باندھ لیں تاکہ تلبیہ پڑھنے پر زیادہ سے زیادہ اجروثواب ملے۔

بچوں کا احرام

س:......کیا سات آٹھ سال عمر کے بچوں کو بھی احرام پہنانا ضروری ہے، نہیں تو دم لازم آئے گا؟

ج:......نابالغ بچوں کا حج یا عمرہ نفلی ہوتا ہے اور چونکہ وہ مکلف نہیں ہوتے، اس لئے ان پر یا ان کے ماں باپ پر دم لازم نہیں آتا اور نہ ہی چھوٹے بچوں کو احرام باندھنا ضروری ہے، مگر سات سال کی عمر کے بچے کو احرام پہنانا چاہئے تاکہ اسے بھی حج یا عمرہ ادا کرنے کا طریقہ معلوم ہوجائے۔

حالتِ احرام میں خوشبو کا استعمال

س:......کیا احرام کی حالت میں خوشبو والی کوئی بھی چیز استعمال نہیں کرسکتے، مثلاً صابن، شیمپو، لوشن یا تیل وغیرہ اور کیا خوشبو والی چیز کھاسکتے ہیں جیسے شاہی سپاری، الائچی وغیرہ؟

ج:...... احرام کی نیت کرلینے کے بعد خوشبو یا ہر وہ چیز جس میں خوشبو ڈالی جاتی ہو استعمال کرنا منع ہے، اس لئے خوشبو والا صابن، شیمپو، لوشن یا تیل وغیرہ بھی استعمال نہ کیا جائے۔ ہاں اگر بغیر خوشبو کے یہ چیزیں مل جائیں تو وہ استعمال کرسکتے ہیں، مارکیٹ میں احرام والوں کے لئے ایسی بغیر خوشبو کی چیزیں دستیاب ہیں اور احرام کی حالت میں شاہی سپاری یا سونف سپاری وغیرہ کھاسکتے ہیں، کیونکہ یہ چیزیں بطور خوشبو کے استعمال نہیں ہوتیں۔

کیا حدودِ حرم میں ہی دم دینا ضروری ہے؟

س:......اگر کسی پر دم دینا ضروری ہو تو کیا یہ دم دینا مکہ مکرمہ میں ہی ضروری ہے یا کہیں بھی دیا جاسکتا ہے؟ اگر کوئی دم دیئے بغیر واپس آجائے تو اب کیا کرے؟

ج:......دم دینا حدودِ حرم میں ہی ضروری ہے۔ اگر کوئی فی الفور دم نہ دے سکے تو بعد میں بھی دیا جاسکتا ہے، اس کی صورت یہ ہے کہ کسی عمرہ یا حج پر جانے والے کو دم کی رقم دے دی جائے اور اسے تاکید کردی جائے کہ حدودِ حرم میں بکرا وغیرہ ذبح کرادے اور گوشت مستحقین کو دے دیں۔

☆☆............☆☆

ہفت روزہ
ختمِ نبوۃ
مجلس

مجلسِ ادارت

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۲ — ۱۰تا۱۷ر جمادی الاول ۱۴۳۴ھ مطابق ۲۳تا۳۱ر مارچ ۲۰۱۳ء — شمارہ:۱۲

سرپرست
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیرِ اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیرِ اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

کیا یہ پاکستان کے خلاف سازش تو نہیں؟	۵	محمد اعجاز مصطفیٰ
قانون توہینِ رسالت کو چھیڑا گیا تو......	۷	وجیہ احمد صدیقی
قنوتِ نازلہ اور ادائیگی کا طریقہ	۹	مفتی محمد راشد ڈسکوی
عقیدہ حیات الانبیاء علیہم السلام	۱۲	مولانا ابو احمد نور محمد تونسوی
مجازی نبوت کا تارِ عنکبوت	۱۵	مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
سیرت خاتم الانبیاء پروگرام	۱۸	رپورٹ: مولانا محمد رضوان
ختم نبوت کانفرنس ضلع چارسدہ	۲۱	رپورٹ: قاری محمد الیاس
سالانہ ختم نبوت کانفرنس سکھر و بنو عاقل	۲۳	رپورٹ: محمد رضوان صدیقی
"دردمند خاتون" (۹)	۲۵	مولانا حافظ عبدالرحمٰن مدظلہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرِ تعاون بیرون ملک
امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زرِ تعاون اندرون ملک
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے
چیک — ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ: 0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سیّد شاہد حسین — مقامِ اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

قیامت کے حالات

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

آنحضرت ﷺ کے کریمانہ اخلاق

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نہیں کھینچتے تھے، یہاں تک کہ وہ شخص خود ہی اپنا ہاتھ کھینچ لیتا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے چہرے سے اپنا چہرہ نہیں پھیرتے تھے یہاں تک کہ وہ خود ہی اپنا چہرہ پھیر لیتا، اور کبھی نہیں دیکھا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھٹنے کسی ہم نشین کے آگے کئے ہوں۔''

(ترمذی ج:۲ ص:۷۳)

غرور وتکبر اور خود بینی کا انجام

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: تم سے پہلی اُمتوں کا ایک شخص اپنے حلے میں اتراتا ہوا نکلا، پس اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا اور زمین نے اسے پکڑ لیا، چنانچہ وہ زمین میں قیامت تک دھنستا رہے گا۔''

(ترمذی ج:۲ ص:۷۳)

''حلہ'' کہتے ہیں ان دو نئی چادروں کو جو پہلی بار پہنی جائیں۔ لباس پہن کر اترانا متکبرین کا شیوہ ہے، اور تکبر اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں، اس لئے اس شخص کو اس کی خود پسندی، غرور اور تکبر کی وجہ سے زمین میں دھنسا دیا گیا۔ بندۂ مؤمن کو حق تعالیٰ کوئی نعمت (مثلاً: اچھا لباس) عطا فرمائیں تو اس کی نظر عطا کرنے والے مالک پر ہوتی ہے، خود اپنی ذات پر نہیں۔ اس لئے اس میں اس نعمت کی وجہ سے عجز و انکساری کی کیفیت پیدا ہوتی ہے، اور وہ اس بے استحقاق احسان و انعام پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتا ہے، اس لئے وہ حق تعالیٰ کے مزید لطف و انعام کا مورد بنتا ہے۔ اور کافر و فاسق کی نظر اپنی ذات پر ہوتی ہے، اس لئے اچھا لباس پہن کر اس میں کبر و نخوت کی کیفیت پیدا ہوتی ہے، جس کی وجہ سے وہ حق تعالیٰ شانہٗ کے قہر و غضب کا مورد بنتا ہے، نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ غَضَبِ اللّٰہِ وَغَضَبِ رَسُوْلِہٖ!

غصے کو پی جانے کی فضیلت

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جس شخص نے غصہ پی لیا، حالانکہ وہ اپنے غصے کو نافذ کرنے کی قدرت رکھتا ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو تمام مخلوق کے سامنے بلائیں گے، یہاں تک کہ اسے اختیار دیں گے کہ جس حور کو وہ چاہے انتخاب کرلے۔''

(ترمذی ج:۲ ص:۷۳)

قدرت کے باوجود غصے کو پی جانا اور اس کے مقتضا پر عمل نہ کرنا بڑے حلم و بُردباری اور بہادری کی بات ہے، چنانچہ صحیحین کی حدیث میں ہے:

''لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرَعَۃِ، اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِکُ نَفْسَہٗ عِنْدَ الْغَضَبِ۔'' (مشکوٰۃ ص:۴۳۳)

ترجمہ: ''بہادر وہ نہیں جو لوگوں کو پچھاڑ دیتا ہو، بہادر تو وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔''

غصے کا منشا کبر ہے، اور حلم اور ضبطِ نفس کا منشا تواضع ہے، اس لئے جو شخص قدرت کے باوجود اپنا غصہ جاری نہ کرے، آمادۂ انتقام نہ ہو، بلکہ عفو و درگزر سے کام لے، حق تعالیٰ شانہٗ قیامت کے دن سب کے سامنے اس کا یہ اکرام فرمائیں گے۔

تین خوبیاں

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین خوبیاں ایسی ہیں کہ جس شخص میں پائی جائیں، اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس پر اپنا پردہ پھیلا دیں گے (یعنی اپنی رحمت و مغفرت کے پردے سے اس کے عیوب ڈھانک دیں گے) اور اسے جنت میں داخل کردیں گے (بشرطیکہ وہ مسلمان ہو، اور وہ تین خوبیاں یہ ہیں:) کمزوروں سے نرمی کرنا، والدین سے شفقت کرنا، اور اپنے غلام سے حسنِ سلوک کرنا۔''

(ترمذی ج:۲ ص:۷۳)

یہ تین اُمور اعلیٰ درجے کے مکارمِ اخلاق میں سے ہیں، جس مسلمان میں یہ جمع ہوجائیں، حق تعالیٰ شانہٗ اس کے عیوب کی پردہ پوشی فرمائیں گے اور اسے جنت میں داخل فرمائیں گے۔ میں نے ترجمے میں ''بشرطیکہ وہ مسلمان ہو'' کی قید اس لئے لگائی کہ اسلام و ایمان کے بغیر کوئی خوبی، خوبی نہیں۔

☆☆............☆☆

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

کیا یہ پاکستان کے خلاف سازش تو نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

ایک عرصہ سے پاکستان خصوصاً پشاور، کوئٹہ اور کراچی کے حالات مخدوش اور پریشان کن چلے آرہے تھے، جہاں بم دھماکے، ٹارگٹ کلنگ، بوری بند لاشوں اور اغوا برائے تاوان کی وارداتوں نے ان شہروں کے باسیوں کو خوف و ہراس، عدم تحفظ کے احساس اور انجانے سے خوف میں مبتلا کر رکھا تھا کہ اب پنجاب کے دارالحکومت لاہور شہر میں بھی فتنہ و فساد اور جلاؤ گھیراؤ نے رہی سہی کسر نکال دی ہے۔

اخبارات کے مطابق ایک عیسائی نے توہین رسالت کا ارتکاب کیا، تھانے میں رپورٹ کرائی گئی، پولیس نے ملزم کو گرفتار کرلیا، لیکن اس کی گرفتاری ظاہر نہیں کی گئی، جس کی بنا پر لوگ اشتعال میں آگئے۔ جوزف کالونی کے مکین جو ایک دن پہلے ہی اپنے گھروں کو خالی چھوڑ کر کہیں چلے گئے تھے، مشتعل ہجوم نے ان کے گھروں کو آگ لگادی اور پانچ گھنٹے تک علاقہ میدان جنگ بنا رہا۔ پنجاب حکومت حرکت میں آئی، پولیس نے مبینہ ملزم کی گرفتاری ظاہر کردی اور دوسری طرف جلاؤ گھیراؤ میں ملوث شرپسند عناصر کی گرفتاریاں بھی کی گئیں اور متاثرین جوزف کالونی کے گھروں کی تعمیر شروع کردی گئی۔ پانچ لاکھ فی گھرانہ پنجاب حکومت اور پانچ لاکھ وفاقی حکومت کی طرف سے انہیں معاوضہ دینے کا اعلان کیا گیا۔

ہم یہاں یہ واضح کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ جس طرح مسلمان اس ملک کے باشندے ہیں، اسی طرح عیسائی اور دوسری اقلیتیں بھی اس ملک کی باسی ہیں، جن کی جان، مال، عزت، آبرو کی حفاظت کرنا حکومت کا اولین فریضہ ہے۔ اسلام اس کی تعلیم دیتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

ا:... ”من قتل معاهداً لم يرح رائحة الجنة وان ريحها توجد من مسيرة اربعين خريفاً“ (رواہ البخاری)

ترجمہ: ”جو کسی ذمی کو قتل کرے گا وہ جنت کی خوشبو سے محروم رہے گا، حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے آئے گی۔“ (مشکوٰۃ:۲۹۹)

۲:... ”الا من ظلم معاهداً او انتقصه او كلفه فوق طاقته او اخذ منه شيئاً بغير طيب نفس فانا حجيجه يوم القيامة۔“ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: ”جس نے کسی ذمی پر ظلم کیا یا اس کی توہین کی یا اس کی طاقت سے زیادہ اس پر بوجھ ڈالا یا اس کی بغیر خوشی کوئی چیز لی تو قیامت کے دن میں اس کی طرف سے استغاثہ دائر کروں گا۔“ (مشکوٰۃ:۳۵۴)

جس طرح حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اقلیتوں کی ہر طرح سے حفاظت کرے، اسی طرح اقلیتوں کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ مسلمانوں کے عقائد و جذبات اور ملکی قوانین کا احترام کریں اور اپنے لوگوں کو سمجھائیں کہ ہم جس ملک میں رہتے ہیں، اس ملک کی اکثریت مسلمان ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سمیت تمام انبیاء کی توہین اور گستاخی اس ملک کے آئین اور قانون میں جرم ہے، جس کی سزا سزائے موت ہے۔

اگر اقلیتیں اس طرح اپنے لوگوں کی ذہن سازی کریں اور انہیں باور کرائیں تو ممکن ہے کہ کوئی اس طرح گستاخی کی جرأت کرے اور اس ملک کی مسلم عوام کو بھی چاہئے کہ وہ ملکی آئین اور قانون کا احترام کریں اور قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے سے گریز کریں۔ اس سے جہاں ملک بدنام ہوتا ہے وہیں اس

سے توہین رسالت قانون پر بے دین اور دین دشمنوں کو طعن وتشنیع اور اعتراض کرنے کا موقع ملتا ہے۔ حالانکہ یہ قانون جہاں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی عزت وناموس کی حفاظت کا ضامن ہے، وہاں ملکی امن وامان برقرار رکھنے کا بھی ذریعہ ہے۔ اگر یہ قانون موجود نہ ہو تو ہر آدمی ایسے گستاخوں سے خود بدلہ لینے کے درپے ہوگا اور پھر ملک میں جو کشت وخون ہوگا وہ کسی اہل دانش اور صاحب عقل وبصیرت سے مخفی نہیں۔ پنجاب حکومت نے اس واقعہ کی جوڈیشنل انکوائری کا اعلان کیا ہے اور کہا ہے کہ حکومت اس سلسلے میں چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ کو خط لکھ رہی ہے۔

یہ انکوائری اور تحقیقات جہاں دوسرے خطوط پر ہوں گی، وہاں اس بات کو بھی مدنظر رکھا جائے کہ جب پولیس نے مبینہ ملزم کو دو دن پہلے گرفتار کرلیا تھا تو اس کی گرفتاری ظاہر کیوں نہیں کی گئی؟ دوسرا یہ کہ جوزف کالونی کے مکانوں کو آگ لگانے والے کون لوگ ہیں اور کس کے کہنے پر انہوں نے یہ کارروائی کی؟ یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ ہمیشہ ہوتا آیا ہے کہ جب بھی پاکستان خودداری اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی ذرا سی کوشش کرتا ہے تو بیرونی طاقتیں اپنے مہروں اور ایجنٹوں کے ذریعے پاکستان کو کسی نہ کسی الجھن اور پریشانی میں مبتلا کردیتے ہیں۔ ابھی پاکستان نے چین سے گوادر بندرگاہ کا معاہدہ کیا، اسی طرح ایران سے گیس کے بارہ میں سمجھوتہ کیا تو کئی ایک طاقتوں کو یہ بات اچھی نہیں لگی۔ اسی لئے کہنے والے کہتے ہیں کہ پشاور، کوئٹہ اور کراچی میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ انہیں طاقتوں کے اشارۂ ابرو اور آشیرباد سے ہو رہا ہے۔

دوسرا یہ کہ پہلے کوئی ایک مغربی ملک پاکستان کے اسلامی قوانین خصوصاً قانون توہین رسالت پر اعتراض کرتا تھا اور اس کو ختم کرانے کی جسارت کرتا تھا، اس کے لئے وہ پاکستان میں موجود اپنے ایجنٹوں اور اپنی تنخواہ دار این جی اوز کے ذریعے ماحول بناتا اور اس کے لئے فضا ہموار کرتا تھا، لیکن اس بار یہ کام اقوام متحدہ کے خصوصی ایلچی سے لیا گیا، جس نے توہین مذہب اور مذہب تبدیل کرنے کے خلاف قوانین ختم کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ مذہبی عقائد یا شخصیات کی توہین روکنے یا پھر کسی مذہب یا عقیدے کو رد کرنے والوں کو سزا دینے کے لئے بنائے جانے والے قوانین خطرناک ہیں۔ مزید تفصیل روزنامہ امت کی درج ذیل خبر میں ملاحظہ ہو:

”جنیوا (آن لائن) آزادی مذہب کے لئے اقوام متحدہ کے خصوصی ایلچی نے توہین مذہب اور مذہب تبدیل کرنے کے خلاف قوانین ختم کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ مذہبی عقائد یا شخصیات کی توہین روکنے یا پھر کسی مذہب یا عقیدے کو رد کرنے والوں کو سزا دینے کے لئے بنائے جانے والے قوانین خطرناک ہیں۔ یہ سفارش اقوام متحدہ کی کونسل برائے انسانی حقوق میں پیش کی جانے والی ایک رپورٹ میں کی گئی۔ رپورٹ میں اقوام متحدہ کے ایلچی ہائنر بیلی فیلڈ کا کہنا ہے کہ ایسے قوانین ریاستوں کو آزادی اظہار پر پابندی لگانے اور اقلیتوں کے حقوق سلب کرنے کی طاقت اور موقع دیتے ہیں۔ دنیا میں مذہبی اقلیتوں کو انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا سامنا رہا ہے، جن میں آزادی سے اپنے مرضی کے مذہب کے چناؤ کی مخالفت بھی شامل ہے، اس استحصال کے ذمہ دار ریاستی اور غیر ریاستی عناصر رہے ہیں۔ دنیا میں چند مغربی ممالک میں توہین مذہب کے قوانین ہیں، جو ابتدا میں عیسائیت پر حملوں کی روک تھام کے لئے تشکیل دیئے گئے تھے لیکن موجودہ دور میں ان کا استعمال نہ ہونے کے برابر ہے، تاہم کچھ مغربی ممالک میں توہین مذہب قانون کو دوبارہ متعارف بھی کروایا گیا ہے۔ آئرلینڈ میں جہاں ۱۹۳۷ء کے آئین کے تحت توہین مذہب پر پابندی ہے، ۲۰۱۰ء میں ملک کی مسلم آبادی کی اپیل پر اس سلسلے میں نئی قانون سازی کی گئی ہے جس کے تحت مذہبی عقائد کو ٹھیس پہنچانے پر بھاری جرمانے کی سزا دی جاسکتی ہے۔“ (روزنامہ امت کراچی ۸، مارچ ۲۰۱۳ء)

اس لئے ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس واقعہ کی مکمل تحقیق وتفتیش کی جائے، توہین رسالت کے مبینہ ملزم کو قانون کے کٹہرے میں کھڑا کیا جائے اور الزام ثابت ہو جائے تو قانون کے مطابق اس کو سزا دی جائے اور جوزف کالونی کے گھروں کو آگ لگانے والوں کو بھی قانون کے مطابق سزا دی جائے۔ یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ کہا یہ جارہا ہے کہ یہ کوئی بیرونی کارستانی ہے اور پاکستان کو بدنام کرنے کی ایک گھناؤنی سازش ہے۔ ولا فعل اللہ ذالک۔

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ أجمعین

قانونِ توہین رسالت کو چھیڑا گیا تو سخت ردِ عمل آئے گا

اقوامِ متحدہ کی رپورٹ خود اس کے چارٹر کے خلاف ہے: جسٹس (ر) سعید الزماں صدیقی

مغرب ہماری مذہبی آزادی پر قدغن لگانا چاہتا ہے: حبیب وہاب الخیری

عالمی ادارے کو ہولوکاسٹ پر بولنے کی پابندی نظر نہیں آتی: پروفیسر سہیل حسن

امت رپورٹ

وجیہہ احمد صدیقی

اقوامِ متحدہ کے زیر اہتمام مذہبی آزادی سے متعلق ایک رپورٹ میں مطالبہ کیا گیا ہے تمام ممالک ایسے تمام قوانین کو ختم کردیں جن کا تعلق توہین رسالت، توہین مذاہب یا مذہبی شخصیات سے ہے۔ اس رپورٹ کا مرکزی ہدف مسلمان ممالک اور دین اسلام ہے۔ یہ رپورٹ اقوام متحدہ کے مقرر کردہ جرمن ماہر مذہبیات ہائنز بائی ایلی فلیڈ نے اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل کے سامنے پیش کی ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ مختلف ممالک میں مذہب اور مذہبی شخصیات سے متعلق قوانین اقلیتوں کے حقوق کو متاثر کرتے ہیں۔ ہائنز کا کہنا ہے کہ عقائد پر مبنی قوانین خصوصاً پاکستان اور سعودی عرب میں رائج ہیں۔ جہاں توہین رسالت کی سزا موت ہے۔ ان ممالک کو چاہئے کہ ان معاملات کو جرائم کی فہرست سے نکال دیں تاکہ اقلیتوں کا تحفظ یقینی بنایا جاسکے۔ رپورٹ میں پاکستان کے حوالے سے کئی واقعات درج کئے گئے ہیں، جن سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ پاکستان میں توہین رسالت کے قانون کو مذہبی اقلیتوں کے خلاف استعمال کیا جارہا ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان میں توہین رسالت کے مرتکب افراد پکڑے تو گئے ہیں لیکن توہین رسالت ایکٹ کے تحت آج تک کسی کو سزا نہیں دی گئی۔ ہائنز کی رپورٹ کو اقوام متحدہ کی سرکاری رپورٹ کی حیثیت حاصل ہے، جس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اقوام متحدہ دنیا میں کون سا نیا تنازعہ چھیڑنا چاہتی ہے۔

اقوام متحدہ کی اس رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے سپریم کورٹ آف پاکستان کے سابق چیف جسٹس (ر) سعید الزمان صدیقی نے کہا کہ ملکی سطح ہو یا بین الاقوامی سطح، دونوں جگہ پاکستان میں امتناع توہین مذہب و رسالت کے قوانین کو ختم کرانے کے لئے منظم پروپیگنڈا ہوتا رہا ہے لیکن وفاقی شرعی عدالت نے ۱۹۹۱ء میں ان قوانین کا جائزہ لینے کے بعد فیصلہ دیا تھا کہ یہ قوانین بالکل درست ہیں اور ان میں کوئی خامی نہیں ہے۔ جب توہین رسالت کی سزا میں ترمیم کے سزائے موت یا عمر قید رکھی گئی تھی تو اسے بھی وفاقی شرعی عدالت نے ختم کردیا تھا، کیونکہ عدالت کا اختیار تھا کہ وہ سزائے موت دے یا عمر قید۔ لیکن وفاقی شرعی عدالت نے صرف اور صرف سزائے موت رکھی۔ وفاقی شرعی عدالت نے واضح طور پر لکھا کہ اس قانون میں ترمیم کرکے عمر قید کی سزا رکھنا غلط ہے اور ۳۰ر اپریل ۱۹۹۰ء تک حکومت کو وقت دیا تھا کہ وہ اس سزا کو خود نکال دے، ورنہ ایک مقررہ مدت کے بعد یہ سزا از خود اس قانون کا حصہ نہیں رہے گی۔ چنانچہ ۲ر جون ۱۹۹۲ء کو قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قرارداد منظور کی کہ توہین رسالت کے مرتکب کو سزائے موت دی جائے۔ عدالت کے فیصلوں کے بعد پارلیمنٹ کو اس قانون میں ترمیم کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ تاہم سزا پانے والے کے لئے یہ گنجائش ہے کہ وہ سپریم کورٹ کی شریعت اپیلیٹ بینچ میں اپیل کرے تو وہ بینچ سزا کے برقرار رکھنے یا ختم کرنے کا فیصلہ دے سکتی ہے۔ جسٹس سعید الزمان صدیقی نے کہا کہ پاکستان میں رائج قانون کی پابندی کرنا ہر اس شخص پر لازم ہے جو ملک میں موجود ہے، لیکن پاکستان کے خلاف غیر ضروری طور پر پروپیگنڈا کیا جارہا ہے۔ پاکستان کی اپنی شناخت ہے اور اقوام متحدہ پاکستان سے اس کی شناخت نہیں چھین سکتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہمارے لئے نمونہ ہے، ان کے دور مبارک میں بھی شاتمان رسول کو سزائیں دی جاتی رہی ہیں۔ لہٰذا یہ ایک طے شدہ معاملہ ہے جسے اقوام متحدہ نے اگر چھیڑا تو ہمارے ملک میں اس پر بہت سخت ردعمل آئے گا۔ جسٹس سعید الزمان نے کہا کہ جہاں تک آزادیٔ اظہار کا تعلق ہے تو آزادی لامحدود نہیں ہوتی، اس کی بھی حدود و قیود ہوتی ہیں۔ کسی بھی ملک کے شہری کا آزادیٔ اظہار کا حق اس ملک کے قانون کے ساتھ مشروط ہوتا ہے یعنی جہاں تک اس ملک کا

قانون اجازت دے۔ پاکستان کا قانون توہین رسالت کی ہرگز اجازت نہیں دیتا، اس کا احترام کیا جانا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ جہاں تک مغربی دنیا کا تعلق ہے تو انہوں نے آزادئ اظہار کو اذیت ناک حد تک بڑھا دیا ہے، وہ اپنے انبیا کرام کے بھی توہین آمیز خاکے بناتے ہیں، ان کے بارے میں بے ہودہ باتیں لکھتے ہیں، کیونکہ وہاں انہیں روکنے کے لئے قوانین نہیں ہیں۔ لیکن ہمارے مذہب میں تمام نبیوں اور تمام آسمانی کتب پر ایمان لانا ضروری ہے۔ مسلمانوں کے لئے حکم ہے کہ دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی بھی اسی طرح عزت کرو جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کرتے ہو۔ اقوام متحدہ کو سمجھنا چاہئے کہ ہمارے فلسفے اور مغرب کے فلسفے میں بہت فرق ہے اور قوانین معاشرے کے فلسفے کے مطابق بنائے جاتے ہیں۔ لہٰذا ہمارے یہاں آزادئ اظہار کے نام پر مادر پدر آزادی کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ پھر خود اقوام متحدہ کے چارٹر میں لکھا ہے کہ کسی مذہب کے متعلق ایسے ریمارکس نہیں دیئے جا سکتے جس سے اس مذہب کے ماننے والوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچے۔ یہ تو بین الاقوامی قانون ہے کہ ایسی کسی تحریر اور تقریر کی اجازت نہیں دی جا سکتی جس سے لوگوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچے۔ اس لئے بجا طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ اقوام متحدہ کی مذہبی آزادی کمیٹی کی رپورٹ خود اقوام متحدہ کے چارٹر کے خلاف ہے کہ آزادی اظہار اور آزادی تقریر کے بہانے کسی مذہب کے لوگوں کے جذبات کو مجروح نہیں کیا جا سکتا۔ اس رپورٹ کا تعلق انسانی حقوق سے ہرگز نہیں ہے بلکہ انسان کا حق تو یہ ہے کہ اس کے عقیدے اور ایمان کا احترام کیا جائے۔ اگر اس رپورٹ کی تجاویز پر عمل کیا گیا تو مزید فتنے پیدا ہوں گے۔

معروف قانون دان حبیب وہاب الخیری نے کہا کہ مغرب کے حکمران آج اسلام سے خوفزدہ ہیں اور اپنے عوام کو بھی اسلام سے ڈرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کے لئے وہ طرح طرح کے حربے اختیار کرتے ہیں۔ ایک طرف وہ ہمارے لئے آزادی اظہار کی بات کرتے ہیں لیکن مغرب میں کوئی ہولوکاسٹ کے خلاف بات نہیں کر سکتا۔ امریکا اور مغربی ممالک کسی نہ کسی طرح ہماری مذہبی آزادی پر قدغن لگانا چاہتے ہیں۔ اقوام متحدہ کی اس رپورٹ کو قطعی طور پر تسلیم نہیں کیا جا سکتا اور نہ یہ قابل عمل ہے۔ یہ خود اقوام متحدہ کے چارٹر کے خلاف ہے۔ اگر توہین رسالت اور توہین مذاہب پر پکڑ نہیں ہوگی تو پھر سلمان تاثیر کی طرح لوگ مارے جائیں گے۔ اگر توہین رسالت کی آزادی دے دی گئی تو اس کے مرتکب لوگوں کو قتل کرنے میں بھی لوگ آزاد ہوں گے۔ اگر قانون موجود ہو لیکن اس کے تحت سزائیں نہ ہوں تو لوگوں کا قانون پر سے اعتماد اٹھ جائے گا اور لوگ خود انصاف کرنے لگیں گے۔ حبیب الوہاب الخیری نے کہا کہ پاکستان میں طالبان فیکٹر کی وجہ یہی ہے کہ ایک طویل عرصے سے ناانصافی ہو رہی تھی۔ تاہم جب وہ انصاف کرتے ہیں تو ان کا اپنا نقطۂ نظر ہوتا ہے۔

اقوام متحدہ کی رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلامی یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر سہیل حسن نے کہا کہ جب کوئی شخص ریاست کے خلاف بات کرتا ہے تو دنیا کے تمام دساتیر میں ریاست کے خلاف بغاوت کرنے والوں کو سزائے موت تک دی جا سکتی ہے، لیکن مذاہب کے خلاف بات کرنے والوں کو کھلی چھوٹ مل جائے اور خاص کر الہامی مذاہب کے خلاف، یہ کیسے ممکن ہے؟ ہمارا ایمان ہے کہ اسلام دین اکمل ہے تو ہمارے اس حق کو تسلیم نہیں کرنا چاہئے کہ ہم اپنے دین پر عمل کریں۔ اقوام متحدہ یہ مشورہ دے رہا ہے کہ ہم توہین رسالت، مذاہب کے قوانین کو ختم کر دیں۔ اگر ان قوانین کا غلط استعمال ہوتا ہے تو اس کو درست کیا جا سکتا ہے لیکن یہ ممکن نہیں ہے کہ ہم اللہ اور اس کے رسولؐ اور انبیاء کرامؑ اور صحابہ کرامؓ کی توہین برداشت کریں۔ یہ مسلمانوں کے ایمان کا معاملہ ہے۔ یہ قوانین انسانیت کے خلاف نہیں ہیں۔ اگر ان کو ختم کیا گیا تو ریاست کے خلاف بغاوت کی بھی کوئی سزا نہیں ہونی چاہئے، اگر توہین رسالت کا قانون ختم ہوتا ہے تو ہتک عزت کا قانون بھی ختم ہونا چاہئے، توہین عدالت کا قانون بھی دنیا سے ختم کر دینا چاہئے۔ وزیر اعظم اور صدر کو عام آدمی کی نسبت زیادہ عزت و مرتبہ کیوں دیا جاتا ہے؟ یہ استثنیٰ بھی ختم کیا جائے۔ یہ تو ویسے ہی انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے کہ کسی مخصوص شخص کو احتساب کے دائرے میں نہیں لایا جائے۔ اقوام متحدہ کو ہولوکاسٹ کے خلاف بولنے پر پابندی نظر نہیں آتی۔ یہ عالمی ادارے کی دوغلی پالیسی ہے۔

جامعہ مرکز اسلامی بنوں کے مولانا نسیم علی شاہ ہاشمی نے کہا کہ توہین رسالت کے قانون کا اطلاق تو تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر ہوتا ہے۔ اسلام تو ہمیں کسی دوسرے کے مذہب کی توہین کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اقوام متحدہ کی اس رپورٹ سے صاف ظاہر ہو گیا ہے کہ اس قانون کو ختم کرانے کی کوششوں کے پس پردہ یہودی اور عیسائی ہیں۔ پہلے مغربی ممالک الگ الگ پاکستان پر دباؤ ڈالتے تھے، اب اقوام متحدہ کے ذریعے یہ دباؤ ڈالا جائے گا۔ اس قانون کا اگر غلط استعمال ہو رہا ہے تو خود امریکا میں کس قانون کا صحیح استعمال ہو رہا ہے؟ یہ واضح طور پر ہلال وصلیب کی جنگ ہے، اگر ہم نہ سمجھیں تو یہ ہماری غلطی ہے۔ (روزنامہ امت کراچی، ۹ مارچ ۲۰۱۳ء)

قنوتِ نازلہ کا حکم اور ادائیگی کا طریقہ

مفتی محمد راشد ڈسکوی

موجودہ زمانے میں قتل وغارت گری اتنی زیادہ عام ہو چکی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ ارشاد روزِ روشن کی طرح واضح ہو کر سامنے آجاتا ہے کہ آں جناب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"والذي نفسي بيده! لا تذهب الدنيا حتىٰ يأتي على الناس يومٌ لا يدري القاتلُ فيم قتَل، ولا المقتولُ فيم قُتِل". فقلتُ: فكيف ذالك؟ قال: "الهرجُ! القاتل والمقتول في النار". (رواه مسلم في صحيحه، عن أبي هريرة رضي الله عنه، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب لا تقوم الساعة حتىٰ يمر الرجل بقبر الرجل، رقم الحديث: ۲۹۰۸، ص: ۱۱۸۲، دار السلام)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آں جناب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ یہ دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ایک ایسا دن آجائے کہ قاتل کو یہ معلوم نہیں ہوگا کہ وہ کس وجہ سے قتل کر رہا ہے اور نہ ہی مقتول کو معلوم ہوگا کہ اسے کس جرم میں قتل کیا گیا؟!"

اور پھر اسی پر بس نہیں یہ قتل وغارت اتنی بڑھی کہ اس کا رُخ ایک عالمی طاغوتی منصوبے کے تحت باقاعدہ طور پر عامۃ الناس سے وارثانِ انبیاء، علماء، اور طلباء کی طرف موڑ دیا گیا، اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ وارثانِ انبیاء، تو شہادت جیسے مرتبہ عظمیٰ پر فائز ہونے والے ہیں، لیکن ان کے قتل کے منصوبے بنانے والے اور اس فعل بد میں شریک ہونے والوں کی بدبختی کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ان اہل اللہ کی دشمنی پر کمربستہ ہیں۔

قربِ قیامت میں علم اٹھا لیا جائے گا:

ان اہلِ علم شخصیات کا قتل عام بھی علامات قیامت میں سے ہے، جیسا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"إن الله لا يقبض العلم انتزاعاً ينتزعه من العباد ولكن يقبض العلم بقبض العلماء، حتىٰ إذا لم يبق عالما اتخذ الناس رءوساً جهالاً، فسئلوا، فأفتوا بغير علم، فضلوا وأضلوا." (رواه الإمام البخاري في صحيحه، عن عبد الله بن عمرو بن العاص، كتاب العلم، باب كيف يقبض العلم، رقم الحديث: ۱۰۰، ۳۲/۱، دار طوق النجاة)

ترجمہ: "بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان سے علم کو اس طرح ختم نہیں فرمائیں گے کہ اسے دفعۃً اٹھا لیں بلکہ علماءِ دین کے اٹھانے کی صورت میں علم کو اٹھا لیں گے، یہاں تک کہ جب کوئی بھی عالم (حقیقی) باقی نہ رہے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا سردار بنا لیں گے، ان جہلاء سے سوال کیے جائیں گے تو یہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے، خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔"

موجودہ حالات میں ایک سنت عمل:

ان حالات میں کہ جب مسلمانوں پر کوئی بڑا حادثہ پیش آجائے، مثلاً: طاعون کی وبا پھیل جائے، یا کفار حملہ کر دیں، یا خود مسلمانوں میں ہی قتل وغارت عام ہو جائے تو ایسے مواقع میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک خاص عمل کرنا ثابت ہے، جسے قنوت نازلہ کہتے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک نمازِ فجر میں قنوت (نازلہ) پڑھی، جس میں آپ نے عرب کے بعض قبیلوں مثلاً: رعل، ذکوان، عُصَیّہ اور بنی لحیان کے خلاف بددعا فرمائی تھی۔"

عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: أن نبي الله ﷺ قنت شهراً في صلاة الصبح، يدعوا علىٰ أحياء العرب علىٰ رِعْلٍ و ذكوان و عُصَيّة وبني لحيان. (صحيح البخاري، كتاب المغازي، باب غزوة الرجيع ورعل وذكوان وبئر معونة، رقم الحديث: ۱۵۷۹، ص:، دار السلام)

چنانچہ! ملک کے موجودہ حالات کے پیشِ نظر صدر وفاق المدارس و مہتمم جامعہ فاروقیہ حضرت شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ اور مہتمم جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

حضرت شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے متوسلین اور ائمہ مساجد کو نصیحت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اپنی اپنی مساجد میں قنوتِ نازلہ شروع کردیں تو اللہ رب العزت کی ذاتِ اقدس سے قوی امید ہے کہ حالات میں بہتری پیدا ہوجائے گی اور مسلمانوں کی دلی تسلی کے ساتھ ان قاتل اور بدبخت لوگوں کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے گرفت کا عمل بھی شروع ہوجائے گا۔

اس لیے کہ ایسے حالات میں مصائب وبلیات اور سختیاں دور کروانے کے لیے، مسلمانوں کی فتح اور کافروں کی شکست (اور آفات کی دوری) کے لیے بالاتفاق نمازِ فجر کی جماعت میں قنوتِ نازلہ پڑھنا مسنون ومستحب ہے۔

قنوتِ نازلہ سے متعلق بعض متفرق مسائل:

چنانچہ! خیال ہوا کہ قنوتِ نازلہ سے متعلق مسائل، طریقہ کار اور اس میں پڑھی جانے والی دعا منظرِ عام پر لائی جائے، تاکہ ائمہ مساجد کے لیے سہولت وآسانی ہوجائے، ذیل میں وہ مسائل ذکر کیے جاتے ہیں۔

☆ تنہا نماز پڑھنے والے کے لیے قنوتِ نازلہ پڑھنا درست نہیں ہے۔

☆ قنوتِ نازلہ احناف کے نزدیک صرف فجر کی نماز میں پڑھی جاسکتی ہے، البتہ امام شافعیؒ کے نزدیک قنوتِ نازلہ کا تمام نمازوں میں پڑھنا درست ہے۔

قنوتِ نازلہ پڑھنے کا طریقہ:

☆ قنوتِ نازلہ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ نمازِ فجر کی دوسری رکعت میں رکوع کے بعد "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ" کہہ کر امام کھڑا ہوجائے، اور قیام کی حالت میں دعائے قنوت (جو آگے آرہی ہے) پڑھے اور مقتدی اس کی دعا پر آہستہ آواز سے آمین کہتے رہیں، پھر دعا سے فارغ ہوکر "اللہ اکبر" کہتے ہوئے سجدے میں چلے جائیں اور بقیہ نماز امام کی اقتداء میں اپنے معمول کے مطابق ادا کریں۔

☆ اگر دعائے قنوت مقتدیوں کو یاد ہو تو امام بھی آہستہ پڑھے اور مقتدی بھی آہستہ آواز میں پڑھے اور اگر مقتدیوں کو یاد نہ ہو جیسا کہ عام طور پر ہوتا ہے، تو امام بلند آواز سے دعا کے کلمات کہے اور سب مقتدی آہستہ آہستہ آمین کہتے رہیں۔

☆ قنوتِ نازلہ کے دوران دعا میں ہاتھوں کو لٹکایا جائے یا دعا کے انداز میں دونوں ہاتھوں کو اٹھایا جائے؟ اس بارے میں تفصیل یہ ہے کہ اس حالت میں احتمالاً تین طرح کی صورتیں اپنائی جاسکتی ہیں: (۱) ناف کے نیچے ہاتھوں کو باندھا جائے، جیسا کہ عام طور سے قیامِ نماز میں باندھے جاتے ہیں۔ (۲) دونوں ہاتھ نیچے کی طرف لٹکائے جائیں۔ (۳) دعا مانگنے کے انداز میں ہاتھ اُوپر اٹھا لیے جائیں۔ ان تین صورتوں میں سے پہلی دونوں صورتیں درست ہیں، لیکن ان میں سے دوسری صورت (یعنی: ہاتھوں کو لٹکائے رکھنا) بہتر ہے۔ جب کہ تیسری صورت (یعنی: دعا کی طرح ہاتھوں کو اٹھانا) مناسب نہیں ہے۔

☆ قنوتِ نازلہ کی دعا پڑھنے کی حالت میں جو مسبوقین امام کے ساتھ نماز میں شریک ہوں، وہ تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد قیام کی حالت میں امام کی دعا پر آہستہ آواز سے آمین کہتے رہیں، ان کی یہ رکعت شمار نہیں ہوگی، (کیوں کہ ان کی شرکت امام کے رکوع سے اُٹھ جانے کے بعد ہوئی ہے) بلکہ وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی دونوں رکعتوں کو حسبِ قاعدہ پورا کریں گے۔

☆ قنوتِ نازلہ کتنے دنوں تک جاری رکھی جائے؟ اس بارے میں کوئی مقدار متعین نہیں ہے کہ اتنے دن تک پڑھی جائے اور اس کے بعد پڑھنا جائز نہیں۔ بلکہ ضرورت کے موافق اس دعا کو جاری رکھا جائے، تاہم اتباعِ سنت کی غرض سے ایک مہینہ تک اس کو جاری رکھا جائے۔

قنوتِ نازلہ کی دعا:

☆ دعائے قنوتِ نازلہ بہت سی روایات میں قدرے مختلف الفاظ کے ساتھ وارد ہوئی ہے، ان سب کو سامنے رکھتے ہوئے موجودہ حالات کے مطابق علماءِ عصر نے ایک جامع دعا نقل کی ہے:

﴿اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا فِيْ مَنْ ھَدَیْتَ، وَعَافِنَا فِيْ مَنْ عَافَیْتَ، وَتَوَلَّنَا فِيْ مَنْ تَوَلَّیْتَ، وَبَارِکْ لَنَا فِيْ مَا أَعْطَیْتَ، وَقِنَا شَرَّ مَا قَضَیْتَ، إِنَّکَ تَقْضِيْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ، وَإِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ، وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ، تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ، نَسْتَغْفِرُکَ وَنَتُوْبُ إِلَیْکَ، وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِيِّ الْکَرِیْمِ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلِلْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَأَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِھِمْ، وَاجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِھِمُ الْإِیْمَانَ وَالْحِکْمَةَ، وَثَبِّتْھُمْ عَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِکَ، وَأَوْزِعْھُمْ أَنْ یَّشْکُرُوْا نِعْمَتَکَ الَّتِيْ أَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ وَأَنْ یُّوْفُوْا بِعَھْدِکَ الَّذِيْ عَاھَدْتَّھُمْ عَلَیْهِ، وَانْصُرْھُمْ عَلٰی عَدُوِّکَ وَعَدُوِّھِمْ، إِلٰہَ الْحَقِّ، سُبْحَانَکَ لَا إِلٰہَ غَیْرُکَ، اَللّٰھُمَّ انْصُرْ عَسَاکِرَ الْمُسْلِمِیْنَ، وَالْعَنِ الْکَفَرَةَ وَالْمُشْرِکِیْنَ لَا سِیَّمَا الرَّافِضَةَ وَمَنْ حَذَا حَذْوَھُمْ مِنَ الْأَحْزَابِ وَالْمُنَافِقِیْنَ الَّذِیْنَ یُکَذِّبُوْنَ رُسُلَکَ، وَیُقَاتِلُوْنَ أَوْلِیَاءَکَ مِنَ الطُّلَّابِ وَالْعُلَمَاءِ وَالْمُسْلِمِیْنَ، اَللّٰھُمَّ خَالِفْ بَیْنَ کَلِمَتِھِمْ، وَفَرِّقْ

جَمْعَهُمْ، وَشَتِّتْ شَمْلَهُمْ، وَزَلْزِلْ أَقْدَامَهُمْ، وَأَلْقِ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ، وَخُذْهُمْ أَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ، وَأَنْزِلْ بِهِمْ بَأْسَكَ الَّذِيْ لَا تَرُدُّهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ﴾.

ترجمہ: ”یااللہ! ہمیں راہ دکھلا اُن لوگوں میں جن کو آپ نے راہ دکھلائی، اور عافیت دے اُن لوگوں میں جن کو آپ نے عافیت عطا فرمائی، اور کارسازی فرمایئے ہماری ان لوگوں میں جن کے آپ کارساز ہیں، اور ہمیں ان چیزوں میں برکت عطا فرمایئے جو آپ نے ہمیں عطا فرمائی، اور ہماری ان چیزوں کے شر سے حفاظت فرمایئے جن کا آپ نے فیصلہ فرمایا، کیوں کہ آپ ہی فیصلہ کرنے والے ہیں، اور آپ کے خلاف کوئی فیصلہ نہیں کیا جاسکتا، بے شک آپ جس کی مدد فرمائیں وہ ذلیل نہیں ہوسکتا، اور عزت نہیں پاسکتا وہ شخص جو آپ سے دشمنی کرے، اے ہمارے رب آپ بابرکت ہیں اور بلند و بالا ہیں۔ ہم تجھ ہی سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ رحمتیں نازل فرمائے اس نبی پر جو بڑے کریم ہیں، اے اللہ! ہمارے اور مؤمن مردوں اور عورتوں کے اور مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہ معاف فرمادے، اور ان کے دلوں میں باہم الفت پیدا فرمادے، اور ان کے باہمی تعلقات کو درست فرمادے، اور ان کے دلوں میں ایمان وحکمت کو قائم فرمادے، اور ان کو اپنے رسول کے دین پر ثابت قدم رکھ، اور توفیق دے انہیں کہ شکر کریں تیری اس نعمت کا جو تو نے انہیں دی ہے اور یہ کہ وہ پورا کریں تیرے اس عہد کو جو تو نے ان سے لیا ہے، اور ان کی اپنے اور ان کے دشمنوں کے خلاف مدد فرما، اے اللہ! ان کافروں اور مشرکوں پر لعنت فرما، خصوصاً روافض پر اور ان گروہوں پر جو ان کے نقش قدم پر چلتے ہیں اور منافقین پر جو آپ کے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں، اور آپ کے اولیاء کو قتل کرتے ہیں، بالخصوص علماء، طلبہ اور عامۃ المسلمین کو، اے اللہ! خود انہیں کے اندر آپس میں اختلاف پیدا فرما، اور ان کی جماعت کو متفرق کردے، اور ان کی طاقت پارہ پارہ کردے، اور ان کے قدموں کو اُکھاڑ دے، اور ان کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب ڈال دے، اور ان کو ایسے عذاب میں پکڑ لے جس میں قوت وقدرت والا پکڑا کرتا ہے اور اُن پر اپنا ایسا عذاب نازل فرما جو آپ مجرم قوموں سے دور نہیں کرتے۔“

اور پانچوں نمازوں کے بعد امام ومقتدی سب یہ دعا کریں:

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ نے جواہر الفقہ میں لکھا ہے کہ پانچوں نمازوں کے بعد امام اور مقتدی یہ دعا بھی مانگیں، وہ دعا موجودہ حالات کے پیش نظر قدرے تغیر وتبدل کے ساتھ نقل کی جاتی ہے:

﴿اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيْعَ الْحِسَابِ، اَللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ، اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ، اَللّٰهُمَّ انْصُرِ الْإِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُجَاهِدِيْنَ الَّذِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِكَ حَقًّا، وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ فِيْ مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا خَاصَّةً فِيْ بَاكِسْتَانَ وَأَطْرَافِهَا، اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا وَاحْفَظِ الطُّلَّابَ وَالْعُلَمَاءَ خَاصَّةً وَالْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً وَكَافَّةً، وَالْمَدَارِسَ وَالْمَعَاهِدَ الدِّيْنِيَّةَ كُلَّهَا، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا، وَاكْفِنَا بِرُكْنِكَ الَّذِيْ لَا يُرَامُ، وَأَعِنَّا وَلَا تُعِنْ عَلَيْنَا، وَانْصُرْنَا وَلَا تَنْصُرْ عَلَيْنَا، وَامْكُرْ لَنَا وَلَا تَمْكُرْ بِنَا، وَاهْدِنَا وَيَسِّرِ الْهُدٰى لَنَا، اَللّٰهُمَّ إِلَيْكَ نَشْكُوْا ضُعْفَ قُوَّتِنَا، وَقِلَّةَ حِيْلَتِنَا، وَهَوَانَنَا عَلَى النَّاسِ، إِنَّهُ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ﴾.

ترجمہ: ”اے اللہ! اے کتاب نازل کرنے والے! جلد حساب لینے والے! یا اللہ! ان طاقتوں کو شکست دیدے، یا اللہ! اسلام، مسلمان اور ان مجاہدین کی مدد فرما، جو تیرے راستے میں زمین کے مشرق ومغرب میں خاص طور پر پاکستان اور اس کے گردونوح میں جہاد کرتے ہیں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے، یا اللہ! ہماری حفاظت فرما، خاص طور پر طلبہ اور علماء کی اور عام طور پر عام مسلمانوں کی اور مدارس وتمام مراکز دینیہ کی حفاظت فرما۔ یا اللہ! ہماری کمزوریوں پر پردہ ڈال دے اور خوف کی چیزوں سے ہم کو امن عطا فرما۔ اور ہمیں اپنی اس طاقت کی پناہ میں لے جس کا کسی دشمن کی طرف سے بھی ارادہ نہیں کیا جاسکتا، اور ہماری مدد فرما اور ہمارے مقابل کی مدد نہ فرما اور ہم کو فتح دے، ہمارے مقابل کو فتح نہ دے، اور ہمارے مخالف کی مدد نہ فرما، اور ہم کو ہدایت عطا فرما، اور ہمارے لیے ہدایت کو آسان فرما، یا اللہ! ہم آپ ہی کے سامنے اپنی کمزوری، بے سامانی اور لوگوں کی نظروں میں بے وقعتی کی شکایت پیش کرتے ہیں، کیوں کہ آپ کے عذاب سے نجات وپناہ بجز آپ کے کوئی نہیں دے سکتا۔“ ☆☆

عقیدہ حیاۃ الانبیاء علیہم السلام

مولانا ابواحمد نور محمد تونسوی قادری

برادران اسلام! عہد اول سے علماء اہل سنت کا یہ عقیدہ تسلسل کے ساتھ چلا آرہا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام خصوصاً ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف میں بتعلق روح زندہ ہیں اور زائرین کا صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں اور جواب مرحمت فرماتے ہیں، لیکن چودھویں صدی کے اواخر میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہوئے جنھوں نے اس عقیدے کا انکار کردیا، بلکہ قائلین حیاۃ وسماع پر فتوے داغنا شروع کردیے، چنانچہ ایک صاحب نے اہل سنت کی عظیم یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند میں ایک استفتاء بھیجا کہ جولوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاۃ قبر کا انکار کرتے ہیں ان کا شرعی حکم کیا ہے؟ چنانچہ دارالعلوم دیوبند کے صدر مفتی حضرت مولانا مفتی سید مہدی حسنؒ نے جواب لکھا کہ: ''ایسا شخص خراب عقیدے والا ہے، بدعتی ہے اور خارج اہل سنت والجماعۃ ہے اوراس کے پیچھے نماز مکروہ ہے''۔ اس فتوی کی تائید حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی اور حضرت مولانا ضیاء الحق صاحب مدرس جامعہ اشرفیہ لاہور اور حضرت مولانا محمد رسول خان صاحب شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ نے کی۔

اس فتوی کی تائید امام اہل سنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ نے بھی کی، نیز حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے فتاوٰی سے یہ وضاحت بھی فرمادی کہ ایسے لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (دیکھیے! تسکین الصدور، طبع دوم، ص:۴۱-۴۴)

اسی طرح اس سے ملتا جلتا ایک سوال ملک پاکستان کے تمام جامعات کے مفتیان کرام سے کیا گیا، مثلاً: جامعہ انوریہ حبیب آباد طاہر والی ضلع بہاولپور، جامعہ خیر المدارس ملتان، جامعہ قاسم العلوم گلگشت کالونی ملتان، جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی، جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی نمبر۴ کراچی، مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ پاکستان، دارالعلوم عید گاہ کبیر والا، جامعہ اشرفیہ لاہور، جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا، جامعہ احیاء العلوم ظاہر پیر رحیم یار خان، تنظیم اہل سنت والجماعت ملتان، جامعہ قاسم العلوم فقیر والی ضلع بہاولنگر، مدرسہ حنفیہ تعلیم القرآن مسجد گنبد والی شہر جہلم، جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا۔

ان تمام جامعات کے مفتیان کرام نے یہ فتوی دیا کہ ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص گمراہ ہے، اہل سنت سے خارج ہے اور بدعتی ہے اور ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ (قبری زندگی، ص:۴۷۵-۴۹۹)

لیکن بدقسمتی سے ان ہردو فریقین کے، یعنی قائلین حیاۃ وسماع اور منکرین کے مابین ایک تیسرا گروہ پیدا ہوا، جنھوں نے یہ کہنا شروع کردیا کہ ''حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی حیاۃ قبر اور سماع عندالقبر برحق ہے اوراس پر ہمارا بھی ایمان ہے، لیکن جو شخص اس عقیدہ کو نہ مانے وہ بھی اہل حق ہے اور اہل سنت ہے اوراس عقیدہ کے انکار سے آدمی کے دین وایمان میں کوئی فرق نہیں پڑتا، جیسے وہ شخص انکار سے پہلے صحیح العقیدہ تھا، اب بھی صحیح العقیدہ ہے''۔

اس گروہ کی یہ دوغلی پالیسی نہایت ہی خطرناک ہے، کیونکہ عقیدہ تو وہ ہوتا ہے جس کو ماننا ضروری ہو جاتا ہے اور نہ ماننے والا یقیناً گمراہ ہوجاتا ہے، دنیا میں اس کی کوئی نظیر موجود نہیں ہے کہ ایسا عقیدہ ہو کہ جس کے نہ ماننے سے آدمی کے دین وایمان میں کوئی فرق بھی نہ آئے۔ بندہ عاجز ہیچ کی اس راہ اختیار کرنے والوں سے سوال کرتا ہے کہ ایک شخص کہتا ہے کہ ''حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر میرا ایمان ہے، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا آخری نبی مانتا ہوں، لیکن جو شخص اس عقیدہ کو نہ مانے وہ بھی مسلمان ہے اور عقیدہ ختم نبوت کے انکار سے اس کے دین وایمان میں کوئی فرق نہیں پڑتا'' کیا دوغلی پالیسی یہاں کارگر ثابت ہوگی؟ نہیں، نہیں، ہرگز نہیں! اسی طرح ایک شخص کہتا ہے کہ ''میں حیاۃ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قائل ہوں اوران کے نزول الی الارض پر بھی میرا ایمان ہے، لیکن جو شخص اس عقیدے کا انکار کرے وہ بھی مسلمان ہے اوراس انکار سے اس کے دین وایمان میں کوئی فرق نہیں آیا'' تو کیا دوغلا پالیسی یہاں بھی کام آئے گی؟ نہیں، نہیں، ہرگز نہیں۔

اسی طرح یہ کہتا ہے کہ ''میں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا مانتا ہوں اور وہ پکے کھرے مسلمان تھے اور میں ان پر کسی قسم کی تنقید نہیں کرتا، لیکن اگر کوئی شخص اس عقیدہ کو نہ مانے تو وہ مسلمان ہے، انکار صحابہؓ سے اس کے دین وایمان میں کوئی فرق نہیں پڑتا'' تو کیا یہ دوغلا پالیسی صحیح ہوگی؟ نہیں، نہیں، ہرگز نہیں۔

ایک شخص کہتا ہے کہ ''میں عذاب قبر اور دوزخ وجنت اور حوض کوثر کو مانتا ہوں، ان امور پر میرا ایمان ہے، لیکن جو شخص ان امور کا انکار کرے وہ بھی پکا، کھرا اور سچا مسلمان ہے، ان عقائد کے انکار سے اس کے دین وایمان میں کوئی فرق نہیں پڑتا'' تو کیا یہ دوغلا پالیسی مفید ثابت ہوگی؟ نہیں، نہیں، ہرگز نہیں۔

پس جس طرح دوسرے عقائد میں یہ دوغلا پالیسی نہایت ہی خطرناک ہے، تو عقیدہ حیاۃ النبی میں بھی یہ پالیسی نہایت ہی خطرناک ہے، بلکہ جو لوگ کھلم کھلا حیاۃ الانبیاء علیہم السلام کا انکار کرتے ہیں، وہ اتنے خطرناک نہیں ہیں جتنے یہ ہیں، کیونکہ جب یہ لوگ عوام الناس کے سامنے اپنے عقیدے کا یوں اظہار کریں گے تو سادہ لوح عوام انہیں یقیناً اپنی جماعت کا فرد سمجھیں گے اور ان پر اعتماد کلی کریں گے، تو جب یہ لوگ یہ کہیں گے کہ اس عقیدے کو ماننا ضروری نہیں ہے، بلکہ اس کے منکر بھی اہل سنت ہیں اور علماء دیوبند میں سے ہیں، تو لوگ یقیناً ان کی بات پر اعتماد کریں گے اور اس عقیدے کو غیر ضروری سمجھ کر بالآخر منکر ہی بن جائیں گے، لہٰذا ایسے خطرناک لوگوں کی پہچان از حد ضروری ہے اور ان سے اجتناب کرنا از بس لازمی ہے۔ لیکن بدقسمتی سے ایسے لوگ ہمارے بڑے بڑے مدارس اور بڑی بڑی جامعات میں گھسے ہوئے ہیں، بلکہ اعلیٰ عہدوں پر فائز بھی ہیں، کوئی شیخ الحدیث بنا بیٹھا ہے اور کوئی مفتی، کوئی صدر مدرس بنا ہوا ہے تو کوئی مدرس۔

الغرض! ہمارے مدارس میں کلیدی عہدوں پر یہ لوگ فائز ہو کر ہمارے طلباء اور عوام الناس کو مماتی بنانے میں دن رات مصروف ہیں، کیونکہ یہ لوگ مماتی علماء کے علم و تقویٰ، ان کی حق گوئی اور قرآن خوانی کی بڑی لمبی چوڑی تعریفیں کرتے رہتے ہیں، جس سے طلباء کے دلوں میں ان کی عظمت اور قدر و منزلت بیٹھ جاتی ہے اور یوں وہ رفتہ رفتہ مماتیت کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔

نیز ان لوگوں کی عادت ہے کہ حیاتی اور مماتی علماء کی تعریف کرتے ہیں اور ہمارے علماء کے حق میں دو تین تعریفی کلمات کہہ کر مماتی علماء کو ان سے بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں، جس سے طلباء کے دلوں میں مماتی علماء کی عظمت بیٹھتی چلی جاتی ہے۔ نیز جب ان لوگوں کے سامنے مماتی علماء کی بدعقیدگی کو بیان کیا جائے تو ان لوگوں کے لئے وہ ناقابل برداشت بن جاتی ہے، اگر موقع مل جائے تو مماتیوں کی حمایت میں بول پڑتے ہیں اور اگر موقع نہ ملے تو کم از کم ان کے ماتھے پر بل تو ضرور آ جاتے ہیں۔

لہٰذا ضرورت ہے اس بات کی کہ اہل مدارس اور جامعات والے حضرات ایسے لوگوں کی شناخت کر کے اپنے اداروں کی تطہیر کریں اور بڑھتی ہوئی اس گمراہی کا روک تھام کریں، نیز پورے ملک کا سروے کیا جائے اور تحقیق کی جائے کہ جن جن مساجد میں ایسے ائمہ موجود ہیں جو حیاۃ النبی کے قائل نہیں ہیں تو ان کو محراب و مصلے سے سبکدوش کیا جائے اور لوگوں کو بتایا جائے کہ یہ امام عقیدہ حیاۃ النبی کے انکار کی وجہ سے بدعتی بن چکا ہے، لہٰذا ایسے شخص کو مصلی امامت سے سبکدوش کر دیا جائے، کیونکہ ایسے امام کے پیچھے نماز ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

جمعیت علماء اسلام سے تعلق رکھنے والے اپنی جماعت کے علماء سے مسئلہ دریافت کر لیں اور کالعدم سپاہ صحابہؓ سے تعلق رکھنے والے اپنی جماعت کے مفتیان کرام سے مسئلہ پوچھ لیں، تبلیغی جماعت والے حضرات اپنی جماعت کے علماء سے مسئلہ معلوم کر لیں۔

الغرض! تمام علماء کرام آپ کو یہی فتویٰ دیں گے کہ ایسے لوگوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ تو جب اس طریقے سے مساجد و مدارس کی تطہیر ہو جائے گی تو کافی حد تک اس گمراہی کے پھیلنے کی روک تھام ہو جائے گی اور عقیدہ حیاۃ النبی کو مکمل تحفظ حاصل ہوگا۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اکابر علماء اہل سنت دیوبندؒ کے نقش قدم پر استقامت نصیب فرمائے اور ہر قسم کی بے دینی، گمراہی اور ذہنی آوارہ گردی سے محفوظ رکھے۔ آمین یا رب العالمین! بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔ ☆☆☆

قادیانی جرائد ورسائل اسلام کے خلاف زہر اگل رہے ہیں

چیچہ وطنی .... عقیدۂ ختم نبوت ایمان کی بنیاد اور اسلام کی روح ہے اور اسے اسلام میں خشت اول کی حیثیت حاصل ہے۔ منکرین ختم نبوت قرآنی آیات میں تحریف وتکذیب کے ذریعے سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکا دے رہے ہیں۔ فتنہ قادیانیت سے عوام کو بچانے کے لئے عوامی رابطہ مہم کو منظم کرنا ہوگا۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے جامع مسجد چک گیارہ ایل میں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر خانقاہ عزیزیہ کے سجادہ نشین پیر جی عبدالحفیظ رائے پوری بھی موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی جرائد ورسائل اسلام کے خلاف زہر اگل رہے ہیں اور قادیانی ارتدادی تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی کے باوجود حکومت نے انہیں اسلام اور آئین سے بغاوت کی کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔ بیرون ممالک میں قادیانی اپنے کفریہ عقائد کو اسلام باور کرا کے بے خبر لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ قادیانیت کے شعلے کو بھڑکانے کے لئے مغربی حکومتیں اور این جی اوز قادیانیوں کی سرپرستی کر رہے ہیں۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیت کا پرچار کرنے والوں پر امتناع قادیانیت ایکٹ کے تحت مقدمات درج کئے جائیں اور قادیانیوں کو مسلمانوں کی اصطلاحات کے استعمال سے روکا جائے اور شرانگیز سرگرمیوں کا سدباب کیا جائے۔

زندگی کے سارے سُکھ صحت اور تن درستی سے ہیں

ایلو ویرا اور منتخب نباتات کا صحت افزا مرکب

تن سُکھ سے تن درست

تن سُکھ جسم وجاں کو تقویت پہنچاتی ہے، نظامِ ہضم اور افعالِ جگر کی اصلاح کرتی ہے

ہمدرد

مدینۃ الحکمۃ تعلیم، سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ۔

ہمدرد کے متعلق مزید معلومات کے لیے ویب سائٹ ملاحظہ کیجیے:
www.hamdard.com.pk

مجازی نبوت کا تارِ عنکبوت

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی جماعت کا لاہوری فرقہ اس بات سے تو انکار نہیں کرتا (اور نہ کرسکتا ہے) کہ موصوف نے اپنی تصنیفات، اشتہارات اور اخبارات میں سینکڑوں جگہ نبوت کا دعویٰ کیا ہے، لیکن ان کا کہنا ہے کہ موصوف کو دعویٰ حقیقی نبوت کا نہیں بلکہ مجازی نبوت کا تھا، اور یہ ان کے خیال میں کفر نہیں بلکہ "تجدید اسلام" ہے۔ اس سلسلہ میں ہمیں مرزا صاحب کے دعویٔ نبوت اور اس کے لوازم پر غور کرکے یہ دیکھنا ہوگا کہ ان کا دعویٰ کس نوعیت کا ہے؟

نبوت اور اس کے لوازم:

اسلام کا مسلّمہ اور قطعی عقیدہ ہے کہ سلسلۂ نبوت سیّدنا آدم علیہ السلام سے شروع ہوکر حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوا۔ ان تمام حضرات انبیاء میں جو چیزیں مشترک نظر آتی ہیں اور جو انہیں دیگر انسانوں سے ممیز کرتی ہیں، وہ یہ ہیں: بعثت، دعویٔ رسالت و نبوت، وحی نبوت، معجزات، دعوت اور ان کے ماننے اور نہ ماننے والوں کے درمیان تفریق۔ پس جو شخص یہ دعویٰ رکھتا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی جانب سے رسول اور نبی کی حیثیت سے مبعوث کیا گیا ہے، اس پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے قطعی وحی نازل ہوتی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے انسانوں کو ایمان لانے کی دعوت پر مامور ہے۔ اس کی تائید کے لئے اللہ کی جانب سے اسے معجزات عطا کئے گئے ہیں اور اس پر ایمان لانا مدارِ نجات ہے۔ وہ بلا شک و شبہ نبوت و رسالت کا مدعی سمجھا جائے گا۔ رہا یہ سوال کہ جو شخص نبوت و رسالت کا مدعی ہے، وہ کوئی نئی شریعت لے کر آیا ہے یا سابقہ شریعت ہی کا پابند ہے؟ اسے یہ منصب بلاواسطہ حق تعالیٰ کی جانب سے عطا ہوا ہے یا کسی نبی کی اتباع اور پیروی کے نتیجے میں یہ دولت ملی ہے؟ وہ اپنے آپ کو مستقل قرار دیتا ہے یا کسی گزشتہ نبی کی اُمت میں شمار کرتا ہے؟ یہ چیزیں نہ تو نبوت و رسالت کی ماہیت میں داخل ہیں، نہ اس کے لوازم میں شامل ہیں اور نہ ان تاویلات کے ذریعہ کوئی شخص ادعائے نبوت کے جرم سے بری ہوسکتا ہے۔ اس مختصری تمہید کے بعد اب مرزا صاحب کے دعویٔ نبوت کو خود انہی کے الفاظ میں پڑھئے:

بعثت: مرزا صاحب کی سینکڑوں نہیں، ہزاروں تحریریں بتاتی ہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی جانب سے رسول، مرسل اور نبی کی حیثیت سے مبعوث کیا گیا ہے۔ چند عبارتیں ملاحظہ ہوں:

۱:...خدا وہ خدا ہے جس نے اپنا رسول اور اپنا فرستادہ اپنی ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اس دین کو ہر قسم کے دین پر غالب کرے۔ خدا کی باتیں پوری ہوکر رہتی ہیں۔ کوئی ان کو بدل نہیں سکتا۔"

("مرزا صاحب کی وحی" مندرجہ حقیقۃ الوحی، ص:۷۱)

۲:..."اور تجھے انہوں نے ٹھٹھے کی جگہ بنا رکھا ہے۔ وہ ہنسی کی راہ سے کہتے ہیں کیا یہی ہے جس کو خدا نے مبعوث فرمایا؟"

۳:..."ان کو کہہ کہ میں تو ایک انسان ہوں، میری طرف یہ وحی ہوئی ہے کہ تمہارا خدا ایک خدا ہے۔" (ایضاً،ص:۸۱)

۴:..."اور ہم نے تجھے تمام دنیا پر رحمت کرنے کے لئے بھیجا ہے۔" (ایضاً،ص:۸۲)

۵:..."اور کہیں گے کہ یہ خدا کا فرستادہ نہیں، کہہ میری سچائی پر خدا گواہی دے رہا ہے اور وہ لوگ گواہی دیتے ہیں جو کتاب اللہ کا علم رکھتے ہیں۔" (ایضاً،ص:۹۱)

۶:..."اور کہیں گے کہ یہ تو ایک بناوٹ ہے۔ اے معترض کیا تو نہیں جانتا؟ کہ خدا ہر ایک بات پر قادر ہے۔ جس پر اپنے بندوں میں سے چاہتا ہے، اپنی روح ڈالتا ہے یعنی منصب نبوت اس کو بخشتا ہے۔" (ایضاً،ص:۹۵)

۷:..."ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے، اسی رسول کی مانند جو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا۔" (ایضاً،ص:۱۰۱)

۸:..."اے سردار! تو خدا کا مرسل ہے راہ راست پر، اس خدا کی طرف سے جو غالب اور رحم کرنے والا ہے۔" (ایضاً،ص:۱۰۷)

یہ آٹھ حوالے جو ایک ہی کتاب سے نقل کئے گئے ہیں، ان میں دو باتیں خاص طور پر قابل لحاظ ہیں۔ اول یہ کہ یہ قرآن مجید کی آیات ہیں جن کو مرزا صاحب نے اپنی وحی کا قالب عطا کیا ہے۔ دوم یہ

کہ تمام آیات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب رسالت ونبوّت سے متعلق ہیں، جنھیں مرزا صاحب کے بقول خدا تعالیٰ نے ان کے حق میں نازل فرمایا۔ گویا ٹھیک انہی الفاظ میں مرزا صاحب کو منصب نبوت عطا کیا گیا ہے، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت کے لئے قرآن مجید میں آتے ہیں۔ وضاحت کے لئے مندرجہ ذیل نقشے میں ان آیات پر دوبارہ نظر ڈالئے:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	جناب مرزا غلام احمد صاحب
۱:"ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ" (التوبہ:۳۳)	۱:"ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ" (حقیقۃ الوحی ص:۷۱)
۲:"اِنْ یَّتَّخِذُوْنَکَ اِلَّا ھُزُوًا اَھٰذَا الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰہُ رَسُوْلًا" (الفرقان:۴۱)	۲:"وان یتخذونک الا ھزوا اھذا الذی بعث اللہ" (حقیقۃ الوحی ص:۸۱)
۳:"قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰٓی اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ" (کہف:۱۱۰)	۳:"قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الھکم الہ واحد."(حقیقۃ الوحی ص:۸۱،۸۲)
۴:"وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ" (الانبیاء:۱۰۷)	۴:"وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین" (ص:۸۲)
۵:"وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا قُلْ کَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ وَمَنْ عِنْدَہٗ عِلْمُ الْکِتٰبِ" (الرعد:۴۳)	۵:"وقالوا لست مرسلا قل کفی باللہ شھیدا بینی وبینکم ومن عندہ علم الکتاب." (ص:۹۱)
۶:"اِنْ ھٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ" (صٓ:۷)	۶:"وقالوا ان ھذا الا اختلاق." (ص:۹۵)
۷:"اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ" (البقرہ:۱۰۶)	۷:"الم تعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر." (ص:۹۵)
۸:"یُلْقِی الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِہٖ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ" (المؤمن:۱۵)	۸: "یلقی الروح علی من یشاء من عبادہ." (ص:۹۵)
۹: "اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاھِدًا عَلَیْکُمْ کَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا" (المزمل:۱۵)	۹:"انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا."(ص:۱۰۱)
۱۰: "یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ" (یٰس:۱تا۴)	۱۰:"یس انک لمن المرسلین علی صراط مستقیم تنزیل العزیز الرحیم." (ص:۱۰۷)

اس نقشے کے مطالعہ سے واضح ہوجاتا ہے کہ مرزا صاحب کی وحی انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مساوی منصب عطا کرتی ہے۔ قادیانی اُمت میں اگر فہم وانصاف کی کوئی رمق باقی ہے تو انہیں یہ تسلیم کرنا چاہئے کہ وحی الٰہی کی رو سے مرزا صاحب اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منصب نبوت پوری طرح یکسانیت رکھتا ہے۔ اگر نبی ہیں تو دونوں حقیقی تشریعی نبی ہیں اور نہیں تو دونوں نہیں....والعیاذ باللہ....انصاف کا تقاضا یہ تھا کہ بحث اسی نقطہ پر ختم ہوجاتی کہ اگر قادیانی اُمت واقعتاً مرزا صاحب کی "وحی" پر ایمان رکھتی ہے تو انہیں دو راستوں میں سے ایک راستہ اختیار کرنا چاہئے۔ یا مرزا صاحب کا دعویٰ حقیقی نبوت کا ہے، یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی نبی ہونا بھی مشکوک ہے۔

میں مرزا صاحب کی وحی کے چند حوالے مزید نقل کرکے فیصلہ عقلاء کی عدالت پر چھوڑتا ہوں:

۹:..."میرے قرب میں میرے رسول کسی دشمن سے نہیں ڈرا کرتے۔"
(حقیقۃ الوحی ص:۷۲ ترجمہ از عربی)

۱۰:..."خدا نے لکھ چھوڑا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔" (ایضاً ص:۷۲)

۱۱:..."یہ وہ بشارت ہے جو نبیوں کو ملی تھی۔" (ایضاً ص:۷۳)

۱۲:..."تو خدا کی طرف سے کھلی کھلی دلیل کے ساتھ ظاہر ہوا ہے۔" (ص:۷۳)

۱۳:..."تو میری درگاہ میں وجیہ ہے، میں نے تجھے اپنے لئے چنا۔" (ص:۷۵)

۱۴:..."یہ رسول خدا ہے تمام نبیوں کے پیرایہ میں۔ یعنی ہر ایک نبی کی ایک خاص صفت اس میں موجود ہے۔" (ص:۷۹)

۱۵:..."سو میں نے محض خدا کے فضل

سے خدا نے کسی بشر سے اِس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی۔" (ص:۶۴)

۱۶:... "آہ کیا مشکل کام ہے۔ ہم نے ایک قربانی دینا ہے، جب تک ہم وہ قربانی ادا نہ کریں کسرِ صلیب نہیں ہوگا۔ ایسی قربانی کو جب تک کسی نبی نے ادا نہیں کیا، اس کی فتح نہیں ہوئی۔" (ص:۳۱۱)

۱۷:... "غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امورِ غیبیہ میں اس اُمت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس اُمت میں سے گزر چکے ہیں، ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔" (ص:۳۹۱)

۱۸:... "جس حالت میں چھوٹے چھوٹے عذابوں کے وقت میں رسول آئے ہیں، جیسا کہ زمانہ کے گزشتہ واقعات سے ثابت ہے تو پھر کیونکر ممکن ہے کہ اس عظیم الشان عذاب کے وقت میں جو آخری زمانہ کا عذاب ہے اور تمام عالم پر محیط ہونے والا ہے، جس کی نسبت تمام نبیوں نے پیش گوئی کی تھی، خدا کی طرف سے رسول ظاہر نہ ہو، اس سے تو صریح تکذیب کلام اللہ کی لازم آتی ہے۔ پس وہی رسول مسیح موعود (مرزا) ہے۔" (تتمہ ص:۶۴)

۱۹:... "اور ظاہر ہے کہ یہ امور بھی یورپ میں کمال تک پہنچ گئے ہیں جو بالطبع عذاب کے مقتضی ہیں اور عذاب رسول کے وجود کا مقتضی ہے اور وہی رسول مسیح موعود ہے۔" (ص:۶۵)

۲۰:... "اسی طرح قرآن شریف میں یہ بھی پیش گوئی ہے وان من قرية الا نحن مهلكوها قبل يوم القيمة او معذبوها عذابا شديدا یعنی کوئی ایسی بستی نہیں جس کو ہم قیامت سے پہلے ہلاک نہ کریں گے یا اس پر شدید عذاب نازل نہ کریں گے۔ یعنی آخری زمانہ میں ایک سخت عذاب نازل ہوگا۔ اور دوسری طرف فرمایا وما كنا معذبين حتى نبعث رسولا پس اس سے بھی آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے۔" (تتمہ ص:۶۵)

۲۱:... "اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے۔" (تتمہ ص:۶۸)

یہ چند حوالے مرزا صاحب کی صرف ایک کتاب "حقیقۃ الوحی" سے لئے گئے ہیں۔ مرزا صاحب ان صریح اعلانات اور حلفیہ بیانات میں بحیثیت رسول کے اپنا مبعوث ہونا بیان فرما رہے ہیں۔ اگر ان کی وفادار اُمت کو آج ان کے حلفی بیان پر بھی اعتماد نہیں تو خیر، تاہم عقلاء ان سے یہ دریافت کرسکتے ہیں کہ کسی رسول کو اپنی بعثت کا اعلان کرنے کے لئے کیا الفاظ استعمال کرنے چاہئیں۔

(جاری ہے)

اولیاء اللہ کی زندگی

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے ایک مرید تھے، جن کو آپ نے خلافت دے رکھی تھی اور انہیں بیعت اور تلقین کرنے کی اجازت دی ہوئی تھی۔ ایک مرتبہ وہ سفر کر کے حضرت والا کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کے ساتھ ان کا بچہ بھی تھا، انہوں نے آ کر سلام کیا، ملاقات کی بچے کو بھی ملوایا، اور کہا کہ حضرت! یہ میرا بچہ ہے اس کے لئے دعا فرما دیجئے۔ حضرت والا نے دعا فرما دی، پھر ویسے ہی دریافت کیا کہ اس بچے کی عمر کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضرت اس کی عمر تیرہ سال ہے۔ حضرت نے پوچھا کہ آپ نے ریل گاڑی کا سفر کیا ہے؟ اس بچے کا آدھا ٹکٹ لیا تھا یا پورا ٹکٹ لیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت آدھا ٹکٹ لیا تھا، حضرت نے فرمایا کہ آپ نے آدھا ٹکٹ کیسے لیا جبکہ بارہ سال سے زائد عمر کے بچے کا پورا ٹکٹ لگتا ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ قانون تو یہی ہے کہ بارہ سال کے بعد پورا ٹکٹ لینا چاہئے۔ یہ بچہ اگرچہ تیرہ سال کا ہے لیکن دیکھنے میں بارہ سال کا لگتا ہے، اس وجہ سے میں نے آدھا ٹکٹ لیا ہے۔ حضرت نے اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھی اور فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو تصوف اور طریقت کی ہوا بھی نہیں لگی۔ آپ کو ابھی تک اس بات کا احساس نہیں کہ بچے کو جو سفر آپ نے کرایا ہے، یہ حرام کرایا ہے، جب قانون یہ ہے کہ بارہ سال سے زائد عمر کے بچے کا ٹکٹ پورا لگتا ہے، آپ نے آدھا ٹکٹ لیا، اس کا مطلب ہے کہ آپ نے ریلوے کے آدھے ٹکٹ کے پیسے غصب کر لئے، آپ نے چوری کر لی، جو شخص چوری اور غصب کرے ایسا شخص تصوف اور طریقت میں کوئی مقام نہیں رکھ سکتا لہٰذا آج سے آپ کی خلافت اور اجازت واپس لی جاتی ہے، حالانکہ یہ صاحب اوراد و وظائف، عبادات اور نوافل میں، تہجد اور اشراق میں ان میں سے ہر ایک چیز میں بالکل اپنے طریقے میں مکمل تھے، غلطی یہ ہوئی کہ ٹکٹ پورا نہیں لیا۔ اس غلطی کی بنا پر خلافت سلب کر لی گئی۔ (اصلاحی خطبات مولانا تقی عثمانی مدظلہ، ص:۸۷، ج:۹)

آج ان لوگوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے جو ان بلند پایہ اولیاء اللہ کے بارے میں بدگمانیاں پھیلاتے ہیں اور عوام کو اکساتے ہیں، حالانکہ ان حضرات کی زندگیاں حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے میں گزری ہیں اور بھولی ہوئی مخلوق کو خالق کا تعارف کرواتے رہے۔ اسلامی تعلیمات سے برگشتہ لوگوں کو اسلام کی روشن قندیلوں کی روشنی میں لاتے رہے۔ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں پوری امت کو سرشار کرنے کی سعی جمیلہ فرماتے رہے۔ پروردگار عالم ان کے درجات کو بلند سے بلند فرمائے۔ آمین۔

مرسلہ: مولانا محمد اسلم نفیس، خوشاب

حلقہ منظور کالونی میں

سیرۃ خاتم الانبیاءﷺ پروگرامز

رپورٹ: محمد رضوان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ منظور کالونی کراچی کے زیر اہتمام سیرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پروگرامز کا انعقاد کیا گیا۔ جس کا مقصد عوام میں فتنہ قادیانیت اور فتنہ گوہر شاہی سے آگاہی ہے۔ الحمدللہ! حلقہ کی مختلف مساجد میں سیرت النبی کے عنوان سے دس پروگرامز کا انعقاد کیا گیا، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

پہلا پروگرام:

جامع مسجد عائشہ صدیقہ سیکٹر بی میں منعقد ہوا، جس کا آغاز قاری محمد عمران کی تلاوت سے ہوا۔ حمد و نعت کے لئے محمد عرفان سعید اور اویس اسحاق کو دعوت دی گئی۔ مہمان خصوصی مفتی محمد رمضان نے اپنے بیان میں احسن انداز میں سیرت النبی پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ کائنات کا وجود آقا دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا مرہون منت ہے۔ اگر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مسعود نہ ہوتا تو بقول علامہ اقبال مرحومؒ:

”یہ کلیوں کا تبسم نہ ہوتا، بلبل کا ترنم نہ ہوتا“

ہر مسلمان کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و عقیدت شرط ایمان ہے اور آپ کے دشمنوں سے بغض وعداوت بھی عین ایمان ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ یہ دین مکمل ہو گیا ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب قرآن مجید میں کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت میں سب کچھ عنایت کر دیا ہے۔ ہم مرزائیت کو دعوت دیتے ہیں کہ سچے نبی کی سچی امت میں شامل ہو جاؤ۔ آخر میں راقم الحروف نے سامعین سے قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ کا عہد لیا۔ کانفرنس کا اختتام مولانا خان محمد ربانی مدظلہ کی دعا پر ہوا۔

دوسرا پروگرام:

جامع مسجد اشرفیہ میں منعقد ہوا۔ تلاوت اور حمد و نعت کے بعد محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے مولانا محمد بلال نے کہا کہ آج مسلمانوں نے بھی طریقہ نبوی کو چھوڑ کر دشمنان دین کے طریقہ کو اپنا لیا ہے۔ ہماری وضع قطع، خوشی وغمی غیروں کے طریقوں پر ہے۔ مہمان خصوصی جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے استاد مولانا فیصل خلیل مدظلہ نے ”ایمان کی قدر و قیمت اور محبت رسول کے تقاضوں“ پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ نے ہمیں جو ایمان کی نعمت دی ہے، اس کی قدر کریں۔ کل روز قیامت کفار ایک ہی آرزو کریں گے: ”ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین“... کاش! ہم مسلمان ہوتے... آج ہم ایمان کی قدر و قیمت سے ناواقف ہیں۔ قادیانیوں اور دوسرے باطل پرستوں کے مکروفریب میں آکر ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ یاد رکھئے یہ دنیا اور اس کا مال ومتاع یہیں رہ جائے گا، ساتھ ایمان کی لازوال نعمت جائے گی۔

تیسرا پروگرام:

جامع مسجد اللہ والی میں منعقد ہوا۔ تلاوت کے بعد حمد ونعت حافظ محمد سعید اور مفتی محمد حسن نے پیش کی۔ اس پروگرام کے مہمان خصوصی مولانا احسن رجبہ مدظلہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو خوبصورت انداز میں بیان کیا۔ مولانا نے کہا کہ حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی انسانیت کے لئے مشعل راہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ایک ایک پہلو محفوظ ہے۔ امت کے لئے دین پر چلنا کوئی مشکل نہیں۔ مسلمانوں کی دنیوی واخروی کامیابی امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے اختیار کرنے میں ہے۔ اسی سنت کے راستہ پر چل کر حضرات صحابہ کرامؓ کو کامیابی کا سرٹیفکیٹ ملا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں، یہ عقیدہ امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے۔ منکرین ختم نبوت کے لئے سوائے ذلت ورسوائی اور ناکامی کے کچھ نہیں۔ میں آپ حضرات سے درخواست کرتا ہوں کہ اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو قادیانی فتنہ سے محفوظ رکھیں۔ دوسری گزارش یہ کرتا ہوں کہ قادیانی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں اور اس فتنہ سے آگاہی کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شائع کردہ لٹریچر کا مطالعہ کریں۔ آخر میں مولانا خان محمد ربانی نے دعا فرمائی اور شرکاء میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

چوتھا پروگرام:

جامع مسجد فردوس محمود آباد نمبر ۵ میں منعقد ہوا۔ پروگرام کا آغاز مدرسہ الفلاح کے استاد قاری عبدالخالق کی تلاوت سے ہوا۔ مسجد کے امام مولانا

قاری نصرت اللہ نے حمد باری تعالیٰ اور ترانہ ختم نبوت پڑھا۔ اس موضوع پر مولانا احسن ربجہ مدظلہ نے اپنے مخصوص انداز میں بیان کیا۔ عوام کی فرمائش پر مولانا نے نعتیہ کلام بھی پیش کیا۔

آخر میں راقم نے ''عقیدہ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری'' سے متعلق چند باتیں گوش گزار کیں۔ پروگرام میں اہل علاقہ کی بڑی تعداد کے علاوہ مختلف مساجد کے ائمہ وخطباء حضرات نے بھی شرکت کی۔ مولانا خان محمد ربانی مدظلہ کے دعائیہ کلمات پر یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ انتظامیہ کی جانب سے تمام شرکاء کانفرنس کے لئے طعام کا انتظام کیا گیا تھا۔

پانچواں پروگرام:

سیرت خاتم الانبیاء کا پانچواں پروگرام جامع مسجد اعظم ٹاؤن میں مولانا قاری محمد صدیق سواتی مدظلہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جامعہ تعلیم القرآن والسنہ کے استاذ مفتی محمد رمضان نے قرآن وحدیث کی روشنی میں مسئلہ ختم نبوت بیان کرتے ہوئے کہا کہ قرآن مجید کی سو آیات اور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سو دس احادیث واضح طور پر اس عقیدہ کی وضاحت کرتی ہیں۔ قرآن کریم کی کسی ایک آیت کے انکار سے انسان دائرہ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے۔ مہمان خصوصی مولانا احسن ربجہ مدظلہ نے حفاظتِ قرآن مجید اور حفاظتِ عقیدہ ختم نبوت کے موضوع پر دلنشین بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ قرآن مجید کتاب ہدایت ہے اور ہمارا ایمان اور عقیدہ ہے کہ قرآن مجید کامل ومکمل ہے، ہر قسم کی کمی بیشی سے محفوظ ہے۔ اسی طرح جس ذاتِ اقدس پر یہ کتاب نازل ہوئی، اللہ رب العزت نے انہیں بھی ہر قسم کے عیوب سے پاک بنایا ہے۔ اللہ کا نبی ہر قسم کی کمی، عیوب سے پاک ہوتا ہے۔ قادیانیوں کو چاہئے کہ جس مرزا کو وہ نبی مانتے ہیں، اس کی ذات کے بارے میں اس کی اپنی کتابوں سے تحقیق کریں۔ اس کرم خاکی کی گفتگو تضادات کا مجموعہ ہے۔ اللہ کا سچا نبی جب کوئی پیشینگوئی کرتا ہے تو وہ ضرور پوری ہوتی ہے۔ مرزا نے جتنی پیشینگوئیاں کیں تمام جھوٹی اور اس کی رسوائی کا سبب بنیں۔ آخر میں مولانا خان محمد ربانی نے عقیدہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ کی حیثیت ایمان کے ستون کی ہے، جس کے بغیر اعمال کی عمارت بے کار اور ناقص ہے۔ اس لئے آپ حضرات اعمال کے ساتھ ساتھ عقیدے کی درستگی کا خاص خیال رکھیں۔

چھٹا پروگرام:

جامع مسجد مریم عیدگاہ چوک میں منعقد ہوا۔ پروگرام کی صدارت پیر طریقت حضرت اقدس حافظ عبدالقیوم نعمانی مدظلہ نے کی۔ تلاوت، حمد ونعت کے بعد مہمان خصوصی استاذ حدیث مولانا فضل محمد مدظلہ نے فکر انگیز خطاب کیا۔ استادِ محترم مولانا نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہمارے لئے مشعل راہ ہے اور اصل کمال سیرت اپنانے میں ہے نہ کہ سیرت منانے میں۔ حضرات صحابہ کرامؓ نے سیرت کو اپنایا الحمدللہ! علماء حق کے چہرہ کو دیکھ کر سامنے والا فیصلہ کردیتا ہے کہ یہ چہرہ کسی جھوٹے کا نہیں، ہمیں مسلک کے اختلافات کو پس پشت رکھتے ہوئے قادیانیت کے خلاف متحد ہونا چاہئے۔ اس لئے کہ قادیانیت کا مطمح نظر اہل اسلام میں انتشار کے سوا کچھ نہیں۔

قادیانیت اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی کا دوسرا نام ہے۔ قادیانیت مرزا غلام احمد قادیانی کے ناپاک عزائم کی تکمیل کا نام ہے۔ اس لئے آپ حضرات اس فتنہ سے آگاہ رہیں اور ان پر کڑی نظر رکھیں تاکہ کوئی سادہ لوح مسلمان ان کے مذموم عقائد کا شکار نہ ہوجائے۔

ساتواں پروگرام:

جامع مسجد خلفاء راشدین منظور کالونی میں منعقد ہوا۔ تلاوت اور حمد ونعت کے بعد حلقہ کے امیر مولانا محمد بلال مدظلہ نے قادیانیت اور گوہر شاہیوں کی شرانگیزیوں سے عوام کو آگاہ کیا۔ اس سلسلہ میں ایک تفصیلی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ الحمدللہ! علماء اور عوام کی مسلسل محنت سے قادیانیت حلقہ منظور کالونی سے نقل مکانی پر مجبور ہورہی ہے۔ منبر ومحراب کی آواز اور کارکنانِ ختم نبوت کی محنت اور گشت سے حلقہ میں نوے فیصد قادیانی مصنوعات ''شیزان'' کا خاتمہ ہوچکا ہے۔ چند ایک دکاندار اور بیکری والوں نے شیزان کی مصنوعات رکھی ہوئی ہیں۔ انشاء اللہ رب العالمین کی ذات اقدس سے سو فیصد امید ہے کہ یہ بھی باز آجائیں گے۔ اس پروگرام کے مہمان خصوصی جامع مسجد الکبیر (ڈیفنس) کے امام وخطیب مولانا محمد اسعد نے سیرت النبی اور تحفظ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت بیان کرتے ہوئے کہا کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ امت مسلمہ کے لئے بہترین اسوہ حسنہ ہے۔ ہمیں غیروں کی سیرت کے بجائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو پڑھنا چاہئے۔ حضرات صحابہ کرامؓ کی زندگی اور عشق رسالت کے واقعات پڑھنا چاہئے تاکہ تحفظ ختم نبوت کے مقدس مشن پر چلنے کا جذبہ پیدا ہو۔ ہر انسان نے اس دنیا سے رخصت ہونا ہے۔ اگر ہماری موت اس مشن عظیم کی پاسبانی کرتے ہوئے آجائے تو بہت ہی نفع کا سودا ہے۔

آٹھواں پروگرام:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ منظور کالونی کے زیر اہتمام سیرت خاتم الانبیاء کا آٹھواں پروگرام جامع مسجد مہتاب شاہ بخاری (سولجر بازار) میں ترتیب دیا گیا تھا، لیکن شہر کراچی میں بدامنی اور کشیدہ صورت حال کی وجہ سے اس پروگرام کو انتظامیہ کی

مشاورت سے موخر کر دیا گیا۔

نواں پروگرام:

جامع مسجد شانِ مصطفیٰ میں منعقد ہوا۔ پروگرام کا آغاز صبح ۹ بجے ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور حمد ونعت کے بعد پروگرام سے علماء کرام نے خطاب کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا۔ شہر میں لاقانونیت اور بدامنی کے باعث مہمان خصوصی تشریف نہ لا سکے۔ حلقہ کے علماء کرام مولانا حشمت اللہ خان، مولانا محمد بلال اور مفتی یونس خان نے خطاب کیا۔ علاوہ ازیں مدرسہ کے امتحانات میں کامیابی حاصل کرنے والے طلبا کو انعامات بھی دیئے گئے۔

دسواں پروگرام:

جامع مسجد اقصیٰ (پہاڑی والی) منظور کالونی میں منعقد ہوا۔ تلاوت اور حمد ونعت کے بعد سامعین سے خطاب کرتے ہوئے مولانا شبیر احمد عثمانی مدظلہ نے ان پروگراموں کو عام مسلمانوں کے لئے بہت مفید قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ ان پروگراموں سے عوام میں دینی شعور پیدا ہوتا ہے اور مختلف قسم کے فتنوں سے آگاہی ہو جاتی ہے۔ پروگرام سے جامع مسجد اشرفیہ کے امام وخطیب مولانا محمد جمیل اسماعیل، مفتی محمد رمضان نے بھی خطاب کیا۔ آخر میں مولانا خان محمد ربانی مدظلہ نے دعا کرائی۔

☆☆.........☆☆

گل شیر کھبہ کا وصال

خوشاب (مولانا محمد اسلم) ۱۲؍جنوری ۲۰۱۳ء کو بعد از نماز عصر نو مسلم (قادیانیت سے تائب) گل شیر کھبہ انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی پیدائش تقریباً ۱۹۳۰ء کو ہوئی۔ جوانی کے عالم میں مرزا غلام احمد قادیانی کے دوسرے خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور عمر کا اکثر حصہ اسی قادیانیت کے عقائد پر گزرا۔ مرزائیت پر پختگی کا یہ عالم تھا کہ بڑا بیٹا علاقے کی مرزائی جماعت کا ناظم مالیات رہا اور چھوٹا بیٹا صدر رہا۔ جناب گل شیر صاحب کی عمر کے آخری حصہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کرم کا معاملہ ہوا کہ پیلو وینس کے مرد قلندر بھائی عبدالرزاق، بھائی ریاست اور عرفان برق صاحب کے علاوہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ خوشاب کے ذمہ دار مولانا محمد اسلم نفیس کی جدوجہد بار آور ہوئی اور مرحوم کے دونوں بیٹے حلقۂ اسلام میں داخل ہوئے۔ جب مرحوم کے دونوں بیٹوں کی زندگی کے شب و روز رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے عقیدہ پر گزرنے لگے اور روز بروز چہروں پر رونق بڑھتی چلی گئی، تو مرحوم نے بیٹوں سے کہا کہ کیا تمہیں پسند ہے کہ تمہارے بوڑھے باپ کی کمزور ہڈیاں اب جہنم کی آگ میں جلیں گی؟ مرحوم کی زبان سے نکلے ہوئے یہ الفاظ اس کی ہدایت کا سامان ہوگئے۔ بالآخر مئی ۲۰۱۲ء میں اسلام کی حقانیت کو تہہ دل سے قبول کرلیا اور عقیدۂ ختم نبوت پر مضبوط ہوگئے۔ دو باتیں بہت عجیب تھیں کہ مرحوم اللہ تعالیٰ اور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کو جب بھی سماعت کرتے تو دیر تک آنسو بہاتے رہتے۔ دوسری بات نماز تہجد کے پابند تھے۔ طبیعت اول ہی سے نیک تھی، دسمبر ۲۰۱۲ء میں فالج کا اٹیک ہوا اور صاحب فراش ہوگئے۔ اس دوران ختم نبوت کے دیوانے اور پروانے بیمار پرسی کے لئے آتے رہے۔ باباجی ہر ایک سے درخواست کرتے کہ دعا کریں اللہ مجھے ایمان پر استقامت دے اور بیماری سے شفا عطا فرمائے، جب بھائی عبدالرزاق تیمارداری کے لئے حاضر ہوئے تو باباجی کہنے لگے کہ: آپ نے میرا جنازہ پڑھانا ہے اور بیٹوں کو وصیت بھی کردی۔ ان کا داماد مہر خان (جو کہ مرزائی ہے) بھی عیادت کے لئے آیا۔ تنہائی پاکر باباجی سے پوچھا کہ آپ کا جنازہ کون پڑھائے؟ احمدی یا غیر احمدی؟ تو باباجی نے فوراً کہا: میرے جنازے میں مرزائی بالکل شریک نہ ہوں، دوسرے تیسرے روز سرفراز مربی اپنی بیگم کے ہمراہ عیادت کے لئے آیا۔ اس نے بھی تنہائی میں سوال کیا کہ باباجی آپ احمدی ہیں یا غیر احمدی ہیں؟ مرحوم نے جواباً کہا کہ میں مرزائی (قادیانی) نہیں ہوں۔ فللہ الحمد علی ذلک۔

بالآخر ۱۲؍جنوری ۲۰۱۳ء کو نماز عصر کے بعد خالق حقیقی سے جا ملے۔ ان کے جنازہ میں ضلع بھر کی نامور شخصیات اور عوام الناس نے کثرت سے شرکت کی۔ اللہ رب العزت مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

مسیلمۂ پنجاب

درِ یتیم محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیو! دجال قادیان مرزا قادیانی کوئی معمولی نوعیت کا مجرم نہیں، پورے اسلام کا مجرم ہے۔ اس کی فرد جرم شیطان کی آنت سے بھی زیادہ طویل ہے۔ خدائی دعویٰ کرنے کے جرم میں یہ فرعون، نمرود اور شداد ہے۔ نبوت کا دعویٰ کرنے کے جرم میں یہ اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب ہے۔ توہین رسالت کرنے کے جرم میں یہ ابوجہل، ابولہب اور ولید بن مغیرہ ہے۔ قرآن مجید میں تحریف کرنے کے جرم میں یہ یہودی ونصرانی ہے۔ صحابہ کرامؓ کی توہین کرنے کے جرم میں یہ ابن سبا ہے۔ دین اسلام سے پھر جانے کے جرم میں یہ مرتد ہے۔ تعلیمات اسلامیہ کو مسخ کرنے کے جرم میں یہ زندیق ہے۔ حضرت علیؓ کی توہین کرنے کے جرم میں یہ خارجی ہے۔ حضرت حسینؓ کی شان میں بکواس کرنے کے جرم میں یہ شمر ہے۔ اسلام کو گالیاں دینے کے جرم میں راجپال اور سلمان رشدی ہے۔ بظاہر مسلمان اور باطناً کافر یعنی منافق ہونے کے جرم میں یہ عبداللہ بن اُبی ہے۔ خود کو انسان نہیں بلکہ کرم خاکی کہنے کے جرم میں یہ ڈارون کی اولاد ہے۔ جھوٹے خدا شداد نے بہشت بنائی اور جھوٹے نبی مرزا قادیانی نے بہشتی مقبرہ بنایا۔ اس کفریہ نقالی کے جرم میں یہ مشن شداد کا علمبردار ہے۔

(مرسلہ: قاری محمد مظہر حسین، جہانیاں منڈی)

ختم نبوت کانفرنس شبقدر ضلع چارسدہ

رپورٹ: قاری محمد الیاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت الحمدللہ! عقیدۂ ختم نبوت کے لئے ملک اور بیرون ملک مصروف عمل ہے۔ ہمارے ضلع چارسدہ میں الحمدللہ! جمعیۃ علماء اسلام کے اکابرین تحفظ عقیدۂ ختم نبوت کے لئے مصروف عمل ہیں اور ان کے اخلاص کی برکت سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام پروگرام اور خدمات جمعیت کے پلیٹ فارم سے پورے ہوتے ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے روح رواں، یادگار اسلاف، مجاہد کبیر حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین صوبائی امیر ہیں ان کی کوششوں سے ضلع چارسدہ میں مجلس کے انتخاب عمل میں آئے۔ چنانچہ نوجوان عالم دین مجاہد اسلام مولانا پیر حزب اللہ جان ضلعی امیر منتخب ہوئے۔ پیر صاحب کی کوششوں سے پورے ضلع کی تینوں تحصیلوں کے عہدیداران کا انتخاب ہوا۔

تحصیل شبقدر میں مولانا مفتی اعظم عارف باللہ مفتی محمد فریدؒ کی یاد میں ایک کانفرنس کا انعقاد کیا گیا تھا جس میں مفتی صاحبؒ کے جانشین مولانا حافظ حسین احمد بھی تشریف لائے تھے۔ اس موقع پر مولانا پیر حزب اللہ جان نے اپنے بیان میں عقیدۂ ختم نبوت کی ضرورت واہمیت پر بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ الحمدللہ! اس کانفرنس میں تحصیل شبقدر کے تمام اکابرین ومشائخ اور شیوخ الحدیث جمع ہیں، اور تحصیل شبقدر کے جمعیت علماء اسلام کے تمام اکابرین بھی جمع ہیں۔ اگر اسی مجلس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل شبقدر کی کابینہ کی بھی تشکیل ہو جائے تو بڑی سعادت کی بات ہے۔

کانفرنس کی دعا کے بعد عام لوگوں کو اجازت دے دی گئی جبکہ مشائخ وشیوخ الحدیث اور جمعیت کے اکابر کا مشاورتی اجلاس ہوا، جس میں پیر طریقت مولانا سید عبداللہ شاہ مہتمم جامعہ رحمانیہ شبقدر، خطیب اسلام مولانا فضل ربی خطیب جامع مسجد شبقدر، مولانا لطف الرحمن قریشی، الحاج سید رحیم شاہ، نائب امیر جمعیت علماء اسلام صوبہ خیبر پختونخوا نے شرکت کی۔ یہ وہ حضرات ہیں جنہوں نے ابتدا سے جمعیت علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے تحصیل شبقدر میں ہر باطل کے خلاف ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے۔ خصوصاً الحاج سید رحیم شاہ باچا نے عقیدۂ ختم نبوت کے لئے انتھک کوششیں کی ہیں اور اکابر کی ہر آواز پر لبیک کہا ہے اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کی ہیں، انہی اکابر کی سرپرستی میں انتخاب عمل میں آیا۔

چنانچہ حضرت اقدس مفتی محمد فرید نور اللہ مرقدہ کے خادم خاص، مولانا میاں ایاز احمد حقانی مہتمم جامعہ اسلامیہ فریدیہ کو امیر منتخب کیا گیا اور مولانا عبدالمعبود حقانی مدہ مغل خیل منتخب ہوئے۔ معاون شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف حقانی مدرس جامعہ محمدیہ مدہ مغل خیل، مولانا عطاء اللہ حقانی مہتمم جامعہ نعمانیہ شبقدر، مولانا مہربان شاہ حقانی کا انتخاب ہوا۔ اس انتخاب کے بعد مولانا پیر حزب اللہ جان کے زیر نگرانی تحصیل شبقدر میں مولانا ایاز احمد حقانی کی کوششوں سے ہر یونین کونسل میں یونٹ کی تشکیل کی گئی۔ یونین کونسل اتمی کے یونٹ کی تشکیل کے لئے جامعہ تعلیم الاسلام اتمی میں ایک اجلاس ہوا۔ حضرت میاں صاحب! نے عقیدۂ ختم نبوت کی ضرورت واہمیت پر بیان کیا اور بیان کے بعد یونین کونسل اتمی کا انتخاب ہوا۔ جس میں اتمی کے مولانا مشر شاہ حقانی سابقہ ممبر صوبائی اسمبلی اور ان کے بھائی مولانا عبدالوکیل حقانی ناظم عمومی جمعیت علماء اسلام تحصیل شبقدر نے بھی شرکت کی۔ مولانا رضوان اللہ (امیر)، مولانا اسلام شیر حقانی (معاون) اور مولانا یاسر جان حقانی (ناظم عمومی)، قاری محمد الیاس ناظم تعلیمات جامعہ تعلیم الاسلام اتمی، نائب مفتی محمد امین، امیر: ملک فیاض، معاون: محمد اسحاق اور مفتی محمد ادریس کا انتخاب عمل میں آیا۔

تمام عہدیداروں نے میاں صاحب کی خدمت میں درخواست پیش کی کہ ہم تحصیل شبقدر کی سطح پر اپنے اسی گاؤں میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کرنا چاہتے ہیں۔ آپ صوبائی امیر مولانا مفتی اعظم مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی اور مولانا پیر حزب اللہ جان سے رابطہ کریں اور ہمارے جذبات کو ان کی خدمت میں پیش کریں۔ میاں صاحب نے اسی وقت دونوں حضرات سے رابطہ کیا اور ۱۰ رفروری بروز اتوار بعد از نماز ظہر وقت مقرر ہوا۔

دو ہفتے کا بہت تھوڑا وقت تھا لیکن حضرت میاں صاحب کی دعاؤں، توجہات اور بار بار تشریف آوری کی وجہ سے دعوت نامے، پوسٹر وغیرہ بروقت چھپ گئے اور مولانا عبدالوکیل حقانی، مولانا اسلام شبیر حقانی، قاری محمد الیاس، مولانا یاسر جان حقانی کی سرپرستی میں علاقے کے مشائخ اور بزرگان کی خدمت میں دعوت نامہ پہنچنے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ الحمدللہ! دو دنوں میں تمام علاقے میں پوسٹر، دعوت نامے تقسیم کئے گئے۔ موسم کی شدت اور بارشیں شروع ہوگئی، ساتھیوں نے اللہ تعالیٰ سے کانفرنس کی کامیابی اور

بارشوں کا سلسلہ ختم ہونے کے لئے دعائیں شروع کیں۔ الحمدللہ! کانفرنس سے ایک دن پہلے موسم صاف ہوگیا اور کانفرنس کے دن نہایت اچھا اور صاف موسم تھا۔ تلاوت قرآن کے بعد زیر سرپرستی مولانا پیر سید عبداللہ شاہ باچا، مولانا مشر شاہ حقانی، مولانا میاں ایاز احمد حقانی اور زیر صدارت یونٹ امیر مولانا رضوان اللہ کانفرنس کا آغاز ہوا۔ نعت شریف کے بعد سرپرست عمومی مولانا میاں ایاز احمد حقانی نے ابتدائی کلمات ارشاد فرمائے۔ ان کے بیان کے دوران مہمان خصوصی مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، یادگار اسلاف الحاج سید رحیم شاہ باچا، بزرگ عالم دین مولانا لطف الرحمن قریشی، طارق زیب، شیخ الحدیث مولانا عبدالروف حقانی تشریف لائے۔ ایک کی فلاحی تنظیم ''مشن'' کے کارکنان نے جو مولانا عیسیٰ جان کی سربراہی میں سیکورٹی کے فرائض انجام دے رہے تھے اور استقبالیہ کمیٹی کے ارکان محمد اسحاق، ملک فیاض نے تمام بزرگوں کا استقبال کیا اور کانفرنس ہال میں پہنچادیا۔

میاں صاحب کے بعد مشورہ سے بزرگ عالم دین مولانا امداد الحق خادم و شاگرد خصوصی علامہ شمس الحق افغانی کو دعوت خطاب دی گئی۔ ان کے مختصر بیان کے بعد مولانا عبدالمعبود حقانی ناظم عمومی تحصیل شبقدر کو راقم نے باقی پروگرام کی نقابت و نظامت حوالہ کی۔ مولانا عبدالمعبود حقانی نے مختصر تذکرہ کے بعد مہمان خصوصی امیر صوبہ خیبر پختونخوا کو دعوت خطاب دی، امیر محترم نے دوگھنٹہ خطاب میں عقیدۂ تحفظ ختم نبوت کی ضرورت واہمیت پر روشنی ڈالی۔

نماز عصر کے بعد دوسری نشست شروع ہوگئی، جس میں ضلعی امیر مولانا پیر حزب اللہ جان نے خطاب کیا۔ اور دجال قادیان مرزا غلام احمد قادیانی کی تاریک زندگی کو بے نقاب کیا اور شرکاء کانفرنس سے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنی زندگی کو وقف کرنے کا عہد لیا۔ نماز مغرب سے پہلے کانفرنس کی اختتامی دعا کی گئی۔ شرکاء کے لئے یونٹ انگی کی طرف سے تواضع کی گئی تھی، نماز مغرب کے بعد شرکاء کے قافلے روانہ ہوئے۔

پورے علاقے کے مشائخ خصوصاً شیخ الحدیث مولانا سبحان الدین، شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد جہانزیب حقانی، مولانا ہدایت الحق خطیب جامع مسجد ایف سی شبقدر، مولانا رضوان اللہ شیخان، مولانا سید شاہ گیلانی مہتمم مدرسہ فیض القرآن شبقدر، مولانا علی شاہ حقانی مہتمم جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ، مولانا قاری فضل امین حقانی مہتمم جامعہ حفظ القرآن والعلوم العربیہ کانگڑہ، مولانا جانزادہ حقانی مہتمم جامعہ معارف القرآن باکرہ، مولانا عرفان بادشاہ و دیگر بزرگوں نے شرکت کی۔ چارسدہ کے مشہور ایف ایم ریڈیو ''دلبر'' نے رات کے پروگرام میں کانفرنس کی پوری تفصیل نشر کی۔ ☆☆

ماں کی آغوش میں ابتدائی تربیت

حاجی زمان اترا، خوشاب

مجھے بچپن میں والدہ محترمہ نے گھر میں اردو پڑھانا شروع کی، جس میں قرآن و حدیث سے دینی تعلیم اور صحابہ کرامؓ کے واقعات ہوتے تھے، اور دوران تعلیم ہی والدہ محترمہ نے مجھے ختم نبوت کا مضمون پڑھایا، صرف پڑھانے تک محدود نہیں رکھا بلکہ عملی میدان میں اترنے کے لئے میرے جذبات بناتی رہیں۔ میرے دماغ کی سادہ تختی پر بچپن کی حالت ہی میں آقائے نامدار، تاجدار ختم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا عقیدہ و نظریہ پختہ کردیا، اسی وقت سے یہ شعور پیدا کردیا کہ رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ظلی، بروزی نبوت کا دعویٰ کرے وہ مسیلمہ کذاب کی طرح جھوٹا، کذاب دجال ہوگا، جی ہاں وہ مرتد اور زندیق بھی ہوگا۔

میری والدہ محترمہ کو میرے نانا جان مرحوم ملک حاجی بہادر خان اترا نے اپنے گھر ہی میں قرآن کی تعلیم دی اور کچھ مسائل بھی پڑھائے۔ جن میں مولانا محمد اشرف علی تھانوی نوراللہ مرقدہ کی تصنیف کردہ کتاب بہشتی زیور اور قرآن پاک کا ترجمہ اور بعض متداول کتب بھی پڑھائیں۔ میرے نانا جان شیخ العرب والعجم حضرت مولانا حسین احمد مدنی نوراللہ مرقدہ کے خاص مرید تھے۔ یہ اکابر علماء دیوبند کے فیض کا اثر ہے کہ آج تیسری نسل میں بھی ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگانے والے لوگ ہیں اور ان میں ختم نبوت کی اہمیت وعظمت کا شعور بیدار ہے، اگر عورتوں کی تربیت دینی پیرائے میں کی جائے گی تو آئندہ نسل کے ایمان کا دفاع ہوسکے گا۔

اللہ تعالیٰ! شاد و باد رکھے استاذ محترم حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی دامت برکاتہم کو جنہوں نے شبانہ روز محنت کرکے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے نوجوان امتیوں کو ایمان کے دفاع کا سامان مہیا کیا ہوا ہے۔ وہیں آپ اس امر کو شدید محسوس کرتے ہوئے کہ امت مسلمہ کی ماؤں، بہنوں کا ایمان کیسے محفوظ ہوں۔ اس کے لئے حتی المقدور مسلسل کاوش فرمارہے ہیں۔ اگر اس سلسلہ کو ہر مقام پر لگن کے ساتھ شروع کیا جائے تو پورے ملک میں میرے آقا، رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکا زنی کرنے والوں کا تعاقب بالکل آسان ہوجائے۔ مزید یہ کہ مرزائیت کے لئے میرے ملک کی پاک سرزمین ان منحوس صفت لوگوں پر تنگ ہوجائے، کیونکہ مائیں ایسے بچوں کی تربیت کریں گی جو رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا پرچار کرنے والے ہوں گے اور میرے آقا کی ہر ادا پر مرمٹنے والے ہوں گے۔

آج میں اپنی والدہ کی تربیت کی وجہ سے ختم نبوت کے محاذ پر کام کررہا ہوں اور انشاء اللہ! کرتا رہوں گا۔ لہٰذا میں اپنی تمام بہنوں، بھائیوں سے گزارش کرتا ہوں کہ رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہمہ وقت تیار رہیں، بلکہ اپنی زندگی کا مشن میرے نبی کی ختم نبوت کو بنائیں اور اسی کاز کو اپنی زندگی کا وظیفہ بنالیں کیونکہ ہمارے اکابر نے ارشاد فرمایا ہے کہ ختم نبوت کا کام کرنے والا آدمی اس کے ساتھ اللہ رب العزت کی مدد ہوتی ہے، بلکہ جس آدمی کے اعمال نامہ میں ختم نبوت کے کام کا عمل ہوگا، میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لئے دعائے شفاعت فرمائیں گے۔

دنیا بھر میں قادیانیوں کا تعاقب جاری رکھیں گے: ختم نبوت کانفرنس

کوئی بھی مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی بھی برداشت نہیں کرسکتا، اسلام کی عمارت عقیدہ ختم نبوت پر قائم ہے: مولانا اللہ وسایا

قادیانی ملک کمزور کرنے کے لئے حالات خراب کررہے ہیں، سکھر میں منعقدہ کانفرنس سے مولانا عزیز الرحمن، قاری خلیل احمد ودیگر علماء کا خطاب

سکھر (رپورٹ: محمد رضوان صدیقی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس مرکزی جامع مسجد بندر روڈ سکھر میں ۷ر مارچ بروز جمعرات بعد نماز مغرب منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت درگاہ ہالیجی شریف کے سجادہ نشین مولانا عبدالقیوم ہالیجوی نے کی جبکہ مولانا خواجہ خلیل احمد خانقاہ سراجیہ کندیاں والے مہمان خصوصی تھے۔ مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت مسلمانوں کے لئے زندگی وموت کا مسئلہ ہے، دنیا میں رہنے والا کوئی بھی مسلمان شانِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں ادنیٰ سی گستاخی بھی برداشت نہیں کرسکتا۔ اسلام کی عمارت عقیدۂ ختم نبوت پر قائم ہے۔ ختم نبوت کا منکر اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا باغی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے باغی کو دنیا میں زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کی تاریخ گواہ ہے کہ ۱۴ سو سال پہلے سے لے کر اب تک منکرین ختم نبوت سے کبھی مسلمانوں نے مذاکرات نہیں کئے بلکہ میدان میں نکل کر مقابلہ کیا، ہم کہتے ہیں کہ جو ختم نبوت کا کام کرے گا وہ روز قیامت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلی کی شفاعت کا حق دار ہوگا، جو ختم نبوت کا غلام ہے ہمارا وہ امام ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی اور لاہوری گروپ دونوں پکے کافر ہیں، ہم نے پاکستان سمیت افریقہ کی عدالت سے قادیانیوں کو کافر قرار دلوایا ہے۔ ہم پوری دنیا میں قادیانیوں کا تعاقب کرتے رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اب بھی قادیانی پاکستان کو کمزور کرنے کے لئے یہودونصاریٰ کے ساتھ مل کر حالات خراب کررہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت پر غیر متزلزل ایمان کے بغیر کوئی بھی مسلمان نہیں ہوسکتا۔ آخر میں مہمان خصوصی مولانا خلیل احمد خانقاہ سراجیہ کندیاں والے نے دعا کرائی۔ کانفرنس سے مجلس تحفظ ختم نبوت کے دیگر راہنماؤں مولانا عزیز الرحمن جالندھری، قاری خلیل احمد بندھانی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا بشیر احمد، مولانا مسعود افضل ہالیجوی، مولانا عبداللطیف اشرفی، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا اسد اللہ میمن، مولانا عبدالمجیب قریشی اور دیگر نے بھی خطاب کیا۔

کانفرنس میں پیش کی گئی قراردادیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مرکزی جامع مسجد کے خطیب قاری خلیل احمد نے قراردادیں پیش کیں:

☆... ختم نبوت کا عظیم الشان اجتماع حکومت وقت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تحفظ ختم نبوت و ناموس رسالت قانون پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے۔

☆... ختم نبوت کا اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پورے ملک میں قادیانیوں کی اشتعال انگیز سرگرمیوں کا نوٹس لیا جائے اور قادیانیوں کو آئین پاکستان کا پابند بنایا جائے۔

☆... ختم نبوت کا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی لٹریچر جو خالصتاً کفر وارتداد پھیلا رہا ہے، اس پر پابندی لگائی جائے۔

کانفرنس کی جھلکیاں

☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے منعقدہ ختم نبوت کانفرنس میں سندھ اور بلوچستان سے ہزاروں افراد کی شرکت۔

☆ مدارس کے طلبا اور نوجوانوں نے سیکورٹی کے فرائض احسن طریقے سے انجام دیئے۔

☆ کانفرنس کے شرکا قادیانی مردہ باد، ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگاتے رہے۔

☆ کانفرنس بعد نماز مغرب سے شروع ہو کر رات ۳ بجے تک جاری رہی۔

☆ جلسہ گاہ کے تینوں دروازوں پر مجلس ختم نبوت کی طرف سے کیمپ قائم کئے گئے تھے، جن میں ہزاروں افراد نے رکنیت سازی کے فارم حاصل کرکے پُر کئے۔

☆ کانفرنس کے شرکا میں نظم وضبط مثالی رہا۔

☆... ختم نبوت کا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی ملکی حالات خراب کرنے میں ملوث ہیں، اس لئے قادیانیوں کو فوری طور پر سرکاری و غیر سرکاری کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔

☆... ختم نبوت کا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ کراچی اور ملک کے دیگر شہروں میں شہید کئے گئے علماء وطلبا کے قاتلوں کو فوری گرفتار کیا جائے۔

☆... ختم نبوت کا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مدارس، خانقاہوں، پر یہود ونصاریٰ کی ایماپر چھاپوں، علماء اور طلبا کی گرفتاریوں کا سلسلہ فوری بند کیا جائے۔

☆... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ عصری تعلیم کی کتابوں سے قرآنی آیات، جہاد سے متعلق اور تمام اسلام کی عظیم ہستیوں کے متعلق جو مضامین حذف کئے گئے، ان کو فوری طور پر نصاب میں شامل کیا جائے۔ ملک سے سودی نظام ختم اور جمعہ کی چھٹی بحال کی جائے۔ ☆☆☆

قادیانی عالمی سامراجی ایجنڈے کی تکمیل کیلئے سرگرم ہیں: مولانا اللہ وسایا

سالانہ ختم نبوت کانفرنس پنوعاقل میں خطاب

پنوعاقل ....(رپورٹ: محمد مبشر حسین) قادیانی عالمی سامراجی ایجنڈے کی تکمیل کے لئے سرگرم ہیں۔ انہوں نے ملکی سلامتی کو داؤ پر لگا رکھا ہے۔ نئی نسل ان حالات سے بے خبر ہے، ان میں دین کا ضروری علم تک نہیں ہے، دینی اداروں اور تنظیموں کو بالخصوص جدید تعلیمی اداروں تک رسائی حاصل کرنی چاہئے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے استفادہ کرنا چاہئے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے سالانہ ختم نبوت کانفرنس پنوعاقل سے خطاب کرتے ہوئے کیا، جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنوعاقل کے امیر مولانا خلیل الرحمن انڈھڑ نے کی۔

سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر نے اپنے بیان میں کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت دین کی بنیاد ہے۔ اس عقیدے کے تحفظ کے لئے بارہ سو صحابہ کرامؓ نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرکے ثابت کردیا کہ جان، مال اولاد سب کچھ قربان کیا جاسکتا ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی جھوٹے مدعی نبوت کو برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ امت محمدیہ نے کبھی کسی جھوٹے مدعی نبوت کو برداشت نہیں کیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے یہود ونصاریٰ کے ایجنٹ ہیں۔

مولانا عبداللطیف اشرفی نے اپنے بیان میں کہا کہ انیسویں صدی کی ابتداءً میں مرزا قادیانی نے جب نبوت کا دعویٰ کیا تو ہندوستان بھر کے علماء کرام نے اس کی مخالفت کی اور اس کے خلاف کفر کے فتویٰ جاری کئے۔

مولانا محمد راشد مدنی ٹنڈو آدم نے اپنے بیان میں کہا کہ ختم نبوت کا مسئلہ وہ واحد مسئلہ ہے کہ جس پر امت مسلمہ نے کبھی کمپرومائز نہیں کیا اور نہ ہی اس بارے میں کمپرومائز کا تصور کیا جاسکتا ہے۔ تحفظ ختم نبوت کے لئے امت مسلمہ بالعموم اور علماء دیوبند نے بالخصوص اپنی جان کے نذرانے پیش کئے ہیں اور اب بھی امت مسلمہ کا ہر فرد تحفظ ناموس رسالت کے لئے اپنی جان قربان کرنا سعادت سمجھتا ہے۔ کانفرنس میں مولانا عبدالقیوم ہالیجوی، مولانا محمد صالح انڈھڑ، مولانا رحیم بخش سومرو، مفتی محمد جمیل کورائی اور مولانا محمد یحییٰ عباسی نے خطاب کیا۔ کانفرنس میں درگاہ ہالیجی شریف کے سجادہ نشین حضرت مولانا عبدالجبار ہالیجوی مدظلہ نے خصوصی شرکت کی۔

چار روزہ ردّ قادیانیت کورس

سکھر (محمد حسین ناصر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے زیر اہتمام چار روزہ رد قادیانیت کورس ۳ تا ۶ مارچ کو دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نزد معصوم شاہ مینارہ سکھر میں ہوا، جس میں پہلے دو روز مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے ظہور امام مہدی اور دوسرے روز حیات عیسیٰ پر مدلل درس دیا اور سامعین کو نکات قلم بند کروائے۔

اس کے علاوہ پہلے دن گیارہ بجے جامعہ اسلامیہ اشاعت القرآن للبنات ہری مسجد نواں گوٹھ سکھر طالبات کے لئے تحفظ ختم نبوت اور ردقادیانیت پر لیکچر دیا، جس میں ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء کی مسلمانوں کی تاریخی محنت اور قربانیوں کا تذکرہ کیا گیا جبکہ دوسرے روز گیارہ بجے مفتی راشد مدنی کا بیان جامع مسجد عثمانیہ بیراج کالونی کے طلباء وطالبات کے لئے ہوا جس کی سرپرستی مولانا مفتی نذیر احمد نے فرمائی جو کہ جامعہ کے مدیر اور مسجد کے خطیب ہیں۔ کورس کے تیسرے روز تقریری مقابلہ کا اہتمام کیا گیا جس کی سرپرستی مولانا بشیر احمد مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کی۔

۱۴ مقررین نے ''تحفظ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری'' کے عنوان سے سندھی، اردو دونوں زبانوں میں تقاریر کیں۔ مقررین کا جذبہ قابل دید تھا۔ اس مقابلہ میں مولانا قمرالدین ملافو مدیر جامعہ خدیجۃ الکبریٰ مولانا عبید الرحمن مدرس یوسف مسجد تبلیغی مرکز، لیکچرار پبلک اسکول اور مولانا قاری غلام سرور خطیب فیصل مسجد نے منصفین کے فرائض سرانجام دیئے۔

اس مقابلہ کا پہلا انعام محمد طیب میکھو، دوسرا انعام عبدالواجد، جبکہ تیسرا انعام الٰہی بخش نے حاصل کیا۔ ان تینوں کو انعامات ۷ مارچ کو مرکزی جامع مسجد سکھر میں ختم نبوت کانفرنس کے دوران دیئے گئے۔ حسن اتفاق کہ تینوں مقررین کا تعلق سکھر کی مشہور درسگاہ جامعہ اشرفیہ سے تھا، جس پر مولانا قاری خلیل احمد بندھانی ناظم جامعہ اشرفیہ کو مبارکباد پیش کی۔

”دردمند خاتون“

نویں قسط

مولانا حافظ عبدالرحمن مدظلہ

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ۔“

ترجمہ: ”اے میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کو عنقریب اتنا عطا کروں گا کہ آپ خوش ہو جائیں گے اور راضی۔“

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

”مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ”ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ“ …اے مرزا میں عنقریب آپ کو وہ دوں گا کہ آپ خوش ہو جائیں گے…۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات مرزا، ص:۴۹۶)

قرآن شریف میں ہے: مشرکین نے کہا: اے اللہ! اگر یہ قرآن تیری طرف سے حق ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے رسول برحق ہیں تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا کوئی اور سخت عذاب بھیج، اللہ نے ارشاد فرمایا:

”وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون“

ترجمہ: ”اے میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم! جب تک آپ ان میں ہیں میں ان پر عذاب نازل نہیں کروں گا۔“

یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ہے۔

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

”اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی فرمایا:” وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم“…اے مرزا جب تک آپ ان میں موجود ہیں، میں ان پر عذاب نازل نہیں کروں گا…۔“

(تذکرہ مجموعہ الہامات مرزا، ص:۴۹)

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتے ہیں:

”الم نشرح لک صدرک ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظھرک ورفعنا لک ذکرک۔“

ترجمہ: ”اے میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم نے آپ کا سینہ مبارک نہیں کھول دیا اور ہٹا دیا آپ سے بوجھ آپ کا، جس سے جھک گئی تھی آپ کی پیٹھ اور بلند کیا ہم نے ذکر آپ کا۔“

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

”مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا:”الم نشرح لک صدرک ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظھرک ورفعنا لک ذکرک“…اے مرزا! کیا ہم نے سینہ نہیں کھول دیا اور ہٹا دیا، آپ سے آپ کا بوجھ، جس سے جھکی رہتی آپ کی پیٹھ اور بلند کیا ہم نے آپ کا ذکر…۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات مرزا، ص:۳۲،۱۰۹)

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتے ہیں:

وَالضُّحٰی ○ وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی ○ مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ○ وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی…. (الضحیٰ)

ترجمہ: ”اے میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم! قسم ہے دھوپ چڑھتے وقت کی اور رات کی، جب چھا جائے، نہ آپ کو آپ کے رب نے چھوڑ دیا ہے اور نہ آپ کا دشمن ہو گیا ہے اور آخرت آپ کے واسطے بہت اچھی ہے۔“

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

”اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی فرمایا ہے: وَالضُّحٰی ○ وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی ○ مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ○ وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی….(الضحیٰ)…اے مرزا! قسم ہے دھوپ چڑھتے وقت کی اور رات کی جب چھا جائے نہ آپ کو آپ کے رب نے چھوڑ دیا ہے اور نہ آپ کا دشمن ہو گیا اور آخرت آپ کے واسطے دنیا سے بہت ہی اچھی ہے…۔

(تذکرہ مجموعہ الہامات مرزا، ص:۴۷۹،۷۰۴)

ننانوے نام:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ننانوے نام ہیں جو کتابوں میں لکھے ملتے ہیں۔

محمد اسماعیل قادیانی نے لکھا ہے: ”مرزا کے بھی ننانوے نام ہیں۔“

(قادیانی مذہب، ص:۳۳۰)

پہلو بہ پہلو کھڑا کیا:

مرزا کے فرزند ارجمند بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے:

"مرزا کو نبوت تب ملی جب اس نے نبوت محمدیہ کے تمام کمالات کو حاصل کرلیا اور اس قدر ہوگیا کہ ظلی نبی کہلائے، پس ظلی نبوت نے مرزا کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا، اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم کے پہلو بہ پہلو کھڑا کیا۔" (کلمۃ الفصل، ص:۲۳ تصنیف صاحبزادہ بشیر احمد)

غلام احمد قادیانی درحقیقت محمد ہے:

مرزا کے فرزند بشیر احمد نے لکھا ہے:

"مرزا نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں جیسا کہ وہ خود کہتا ہے: "صار وجودی وجودہ نیز من فرق بینی وبین المصطفی فما عرفنی وما رای"... میرا وجود اور محمد مصطفی کا وجود ایک ہی وجود ہے اور جس نے میرے اور مصطفی کے درمیان فرق کیا، اس نے نہ مجھے دیکھا نہ پہچانا..... یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں بھیجے گا، پس مسیح موعود (مرزا) خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت دین کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے ہیں، اس لئے ہم کو کسی دوسرے کلمہ کی ضرورت نہیں، ہاں اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ کوئی اور آیا ہوتا تو ضرورت پیش آتی۔" (کلمۃ الفصل، ص:۶۸، تصنیف صاحبزادہ بشیر احمد)

مرزائیوں کا شاعر محمد اکمل لکھتا ہے:

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

ہر شخص ترقی کرسکتا ہے:

مرزا کا بیٹا بشیر الدین لکھتا ہے:

"یہ بالکل صحیح ہے کہ ہر شخص ترقی کرسکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پاسکتا ہے، حتیٰ کہ محمد رسول سے بھی بڑھ سکتا ہے۔" (اخبار الفضل، ۱۷؍جولائی ۱۹۲۱ء)

ذہنی ارتقاء:

رسالہ ریویو آف ریلیجز ۱۹۲۹ء قادیان میں لکھا ہے:

"حضرت مسیح موعود (مرزا) کا ارتقاء آنحضرت سے زیادہ تھا، اس زمانہ میں تمدنی ترقی زیادہ ہوئی ہے۔ نبی کریم کی ذہنی استعدادوں کا پورا ظہور بوجہ تمدن کے نقص کے نہ ہوا۔"

مرزا کہتا ہے:

"شبہ پڑسکتا ہے کہ بسکٹ اور دودھ وغیرہ جو انگریزوں کے کارخانوں کے بنے ہوئے ہیں، ان میں سور کی چربی اور سور کے دودھ کی آمیزش ہو، اس لئے ہمارے نزدیک ولایتی بسکٹ اور اس قسم کے دودھ اور شوربے وغیرہ استعمال کرنا خلاف تقویٰ اور ناجائز ہیں۔" (ملفوظات مرزا، ج:۷، ص:۷۵، مطبوعہ ربوہ)

نوٹ: ملفوظات کی اسی جلد کے اسی صفحہ ۸۵ کے حاشیہ پر مرتب اسماعیل قادیانی لکھتا ہے:

"ناظرین کو معلوم ہو حضرت مسیح موعود مرزا کا خیال کس قدر تقویٰ اور باریک بینی پر مبنی ہے، مگر مرزا محمد مصطفی کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ عیسائیوں کے ہاتھ کا بنا ہوا پنیر کھالیتے تھے، حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے۔" (بیان مرزا مباحثہ میانوالی، مطبوعہ ربوہ، الفضل، ۲۲؍فروری ۱۹۲۴ء، قادیان)

تین ہزار معجزات:

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تین ہزار معجزات تھے۔" (روحانی خزائن، ج:۱۷، تحفہ گولڑویہ ص:۱۵۳، ۴۰ تصنیف مرزا)

دس لاکھ معجزات:

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

"میرے معجزات لاکھ ہیں۔" (تذکرہ الشہادتین، روحانی خزائن، ج:۲۰، ص:۴۳ تصنیف مرزا)

خصوصیات مرزا:

ذیل میں ہم وہ خطابات درج کرتے ہیں، جو صرف مرزا کے واسطے مخصوص ہیں، باقی عام انبیاء علیہم السلام کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک ان خطابات سے خالی ہیں۔ (نعوذ باللہ من ذلک)

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا: "انت منی بمنزلۃ ولدی"... اے مرزا! تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے.... (تذکرہ مجموعہ الہامات مرزا، ص:۵۲۶)

"انت منی بمنزلۃ اولادی"... اے مرزا! تو مجھ سے بمنزلہ میری اولاد کے ہے.... (تذکرہ، ص:۴۱۲)

اللہ تعالیٰ نے مرزا سے فرمایا: "اسمع ولدی"... میرے بیٹے سن.... (البشریٰ، ص:۸۱، الہامات مرزا)

اللہ تعالیٰ نے مرزا سے فرمایا: "یا شمس یا قمر انت منی وانا منک"... اے چاند، سورج! تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے.... (تذکرہ، ص:۵۸۱ الہامات مرزا)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "انت منی بمنزلة بروزی" ...اے مرزا! تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میں خود ہی ظاہر ہوگیا...۔"

(تذکرہ،ص:۵۹۶، الہامات مرزا)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اے مرزا! آسمان سے کئی تخت اترے مگر سب سے اونچا تیرا تخت بچھایا گیا۔"

(۳۲۹/۳۰۸،۳۵۰)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "انت من ماء نا" ...اے مرزا! تو ہمارے پانی (نطفہ) سے ہے۔"

(تذکرہ،۲۰۳،۲۸۰،۲۷۷)

اللہ تعالیٰ نے کہا: "یحمدک اللّٰہ تعالیٰ من عرشہ ویمشی الیک" ...اے مرزا! میں خدا عرش سے تیری تعریف کرتا ہوں اور تیری طرف چلا آتا ہوں...۔"

(تذکرہ،ص:۴۸)

"اے مرزا خدا قادیان میں اترے گا۔"

(تذکرہ،ص:۳۵۲)

اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا: "اے مرزا! میں نے تجھ سے ایک خرید وفروخت کی ہے یعنی ایک چیز میری ہے جس کا تو مالک بنایا گیا اور ایک چیز تیری ہے جس کا میں مالک بنایا گیا تو بھی اس خرید وفروخت کا اقرار کر اور کہہ دے کہ خدا نے مجھ سے خرید وفروخت کی۔"

(روحانی خزائن، ج:۱۸،ص:۲۲۸ تصنیف مرزا)

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

"اللہ پاک نے فرمایا: اے مرزا! تیرا لوٹا ہوا مال واپس تجھے ملے گا، میں تجھے عزت دوں گا اور تیری حفاظت کروں گا یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا اور پھر انتقال ہوگا، تیرے پر انعام کامل ہیں، اے آوا بن (یہ مرزا کا نام ہے) خدا تیرے اندر اتر آیا تو مجھ میں اور تمام مخلوق میں واسطہ ہے۔"

(تذکرہ،ص:۳۱۶،۲۰۳)

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

"اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے مرزا تو جس کام کو کرنا چاہتا ہے، کہتا ہے: "کن" ہوجا، "فیکون" وہ ہوجاتا ہے۔"

(تذکرہ الہامات مرزا،ص:۲۰۳)

مرزا لکھتا ہے:

"اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے مرزا! تو فنا کرنے والا بھی ہے اور پرورش کرنے والا بھی۔"

(خطبہ الہامیہ،ص:۵۶)

"تو فنا کرنے والا بھی ہے اور زندہ کرنے والا بھی۔"

(تذکرہ)

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

"میرا بیٹا گویا خدا ہے، جو آسمان سے اتر آیا۔"

(تذکرہ،ص:۱۴۳)

نوٹ: تذکرہ مرزائیوں کا قرآن ہے جو مرزا پر نازل ہوا تھا، جس کا نام مرزائیوں نے تذکرہ وحی مقدس رکھا ہے۔

(دیکھو سرورق ٹائٹل "تذکرہ" مطبوعہ ربوہ)

(جاری ہے)

عظمتِ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین

اسلام صرف چند اصول ونظریات اور علوم وافکار کا مجموعہ نہیں، بلکہ وہ اپنے جلو میں مکمل نظام عمل لے کر چلتا ہے، دین اسلام جہاں زندگی کے ہر شعبہ میں اصول و قواعد پیش کرتا ہے، وہیں ایک ایک جزئیہ کی عملی تشکیل بھی کرتا ہے، چونکہ خاتم مرتبت، نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم نبوت ورسالت ہیں اور دین اسلام مالک کائنات کا آخری پسندیدہ دین ہے، اس لئے یہ ضروری تھا کہ شریعت محمدیہ کی علمی وعملی دونوں پہلوؤں سے حفاظت کی جائے اور قیامت تک ایسی جماعت کا سلسلہ جاری رہے جو شریعت مطہرہ کے علم وعمل کی حامل وامین اور داعی ونقیب ہو، چنانچہ حق تعالیٰ نے دین اسلام کی دونوں طرح سے حفاظت فرمائی۔

حفاظت دین کے ذرائع میں "صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین" کی جماعت سرفہرست ہے، اس برگزیدہ جماعت نے (جسے خود رب کائنات نے پیغمبر اسلام ﷺ کی رفاقت ومعیت کے لئے منتخب فرمایا تھا) براہ راست صاحب وحی سے دین کو سیکھا، پھر اس پر عمل کیا اور اپنے بعد آنے والی نسلوں تک دین کو من وعن پہنچایا، ان بزرگوں نے معلم انسانیت کے زیر تربیت اخلاق واعمال کو منشائے خداوندی کے مطابق درست کیا، سیرت وکردار کی پاکیزگی حاصل کی اور رضائے الٰہی کے لئے اپنا سب کچھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر نچھاور کردیا۔

غرض اس پوری کائنات میں صرف اور صرف حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی وہ واحد مقدس جماعت ہے جن کی تعلیم وتربیت کے لئے سرور کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلم اور استاذ مقرر کیا گیا، اس انعام خداوندی پر وہ جس قدر بھی شکر کریں کم ہے اور جتنا بھی فخر کریں بجا ہے۔

چونکہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی علمی وعملی میراث اور آسمانی امانت ان حضرات کے سپرد کی جارہی تھی، اس لئے یہ ضروری تھا کہ آنے والی نسلوں کے لئے یہ حضرات قابل اعتماد واستناد ہوں۔ چنانچہ قرآن وحدیث میں جگہ جگہ ان کے فضائل و مناقب بیان کئے گئے اور ان کی بے پایاں عظمتوں کو آشکارا کیا گیا، ان کے اخلاص و للّٰہیت کی شہادت دی گئی اور انہیں بارگاہ خداوندی سے یہ رتبہ بلند عطا ہوا کہ انہیں رسالت محمدی کے عادل گواہوں کی حیثیت سے دنیا کے سامنے پیش کیا گیا۔

(مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی)

Regd: SS-160

فرما گئے یہ ہادی

تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ باد

لا نبی بعدی

چھٹی سالانہ عظیم الشان

ختم نبوت کانفرنس

بتاریخ 18 اپریل 2013 بروز جمعرات بعد از نماز عشاء

بمقام: الفتح گراؤنڈ سلیمی چوک ستیانہ روڈ فیصل آباد

انشاء اللہ

زیر صدارت

حکیم العصر محدث دوراں ولی کامل مخدوم العلماء

حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب دامت برکاتہم

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

خصوصی آمد و دعا

حضرت مولانا ناصر الدین خاکوانی نقشبندی صاحب

زیر سرپرستی

پیر طریقت حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب

نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

تمام مکاتب فکر کے جید علماء کرام مشائخ عظام اور مذہبی و سیاسی جماعتوں کے قائدین دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے۔

شمع ختم نبوت کے پروانوں سے شرکت کی درخواست ہے

برائے رابطہ

مبلغ عبدالرشید غازی 0301-7224794

معاون مبلغ سید خبیب احمد شاہ 0322-6292500

سید فاروق ناصر شاہ / شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد